ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

از تصانیف جامع العلم والکمال حکیم الامتہ مجدد الملتہ
حضرت مولنا شاہ محمد اشرف علی صاحب مدفیوضہم

آداب المعاشرت

حسب فرمائش
محمد عثمان تاجر کتب دریبہ کلاں مالک

کتب خانہ اشرفیہ دہلی

اطلاع:۔ یہ کتاب و نیز دیگر تصانیف حضرت مولانا ظلہم کتب خانہ اشرفیہ سے ملتی ہیں

المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ

مسلمان کامل وہ شخص ہے کہ جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان لوگ محفوظ رہیں
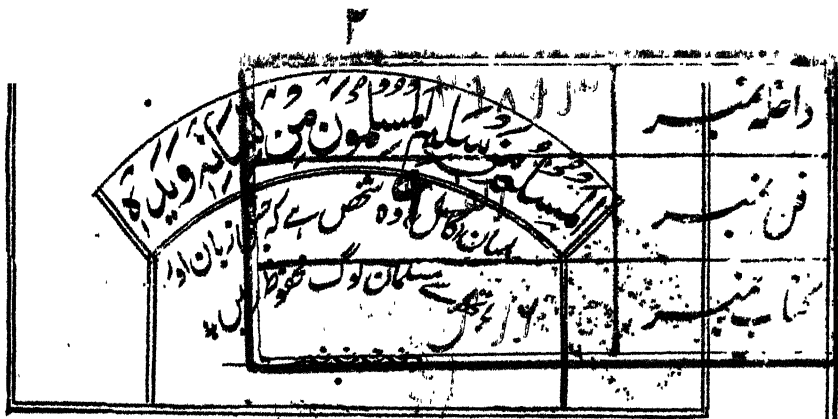
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد و صلوٰۃ کے بعد عرض ہے کہ اسوقت دین کے پانچ اجزار میں سے عوام نے تو صرف دو ہی جزر کو داخل دین سمجھا یعنی عقائد و عبادات کو اور علمار ظاہر نے تیسرے جزر کو بھی دین اعتقاد کیا یعنی معاملات کو اور مشائخ نے چوتھے جزر کو بھی دین قرار دیا یعنی اخلاق باطنی کی اصلاح کو لیکن ایک پانچویں جزر کو کہ وہ ادب معاشرت ہے قریب قریب ان تینوں طبقوں نے الاماشاراللہ اکثر نے تو اعتقاداً اور بعض نے عملاً دین سے خارج اور بے تعلق قرار دے رکھا ہے اور اسی وجہ سے اور اجزار کی تو کم و بیش خاص طور پر یا عام طور پر یعنی وعظ میں کچھ تعلیم و تلقین بھی ہے۔ لیکن اس جزر کا کبھی زبان پر نام تک بھی نہیں آتا اسی لئے علماً و عملاً یہ جزر بالکلیہ نسیاً منسیا ہو چلا ہے اور میرے نزدیک باہمی الفت و اتفاق میں جس کی شریعت نے سخت تاکید کی ہے اور اسوقت عقلار بھی اسکی بہت کچھ چیخ پکار کر رہے ہیں، جو کمی ہے اُس کا بڑا سبب یہ سور معاشرت بھی ہے کیونکہ اس سے ایک کو دوسرے سے تکدر و انقباض ہوتا ہے اور وہ رافع و مانع ہے۔ انبساط و انشراح کا جو اعظم مدار ہے الفت باہمدگر کا حالانکہ خود اس خیال کو کہ اس کو دین سے کوئی مس نہیں آیات و احادیث و اقوال حکمار دین کے رد کرتے ہیں، چنانچہ اُن میں سے بعض بطور نمونہ کے پیش کرتا ہوں۔ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اے ایمان والو جب تم سے کہا جاوے کہ مجلس میں جگہ کو فراخ کر دو تو جگہ کو فراخ کر دیا کرو اور جب تم سے کہا جاوے کہ ذرا کھڑے ہو جاؤ تو کھڑے ہو جایا کرو اور ارشاد ہے کہ دوسرے کے گھر میں (گو وہ مردانہ ہی گھر ہو مگر خاص خلوت گاہ ہو) بے اجازت لئے مت جایا کرو۔ دیکھئے اس میں اپنے جلیس کی راحت

کی رعایت کا کس طرح حکم فرمایا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ایک ساتھ کھانے کے وقت دو دو چھوارے ایک دم سے نہ لینا چاہئے تاوقتیکہ اپنے رفیقوں سے اجازت نہ لیلے[1]۔ دیکھئے اس میں ایک نہایت خفیف امر سے محض اس وجہ سے کہ بے تمیزی کا ہے اور دوسروں کو ناگوار ہوگا ممانعت فرما دی۔ اور حضور ہی کا ارشاد ہے جو شخص لہسن اور پیاز (یعنی خام) کھائے تو ہم سے (یعنی مجمع سے) علیحدہ رہے[2]۔ دیکھئے اس خیال سے کہ دوسروں کو ایک خفیف سی اذیت ہوگی منع فرما دیا اور ارشاد فرمایا ہے کہ مہمان کو حلال نہیں کہ میزبان کے پاس اسقدر قیام کرے کہ وہ تنگ ہو جاوے[3]۔ اس میں ایسے امر سے ممانعت ہے جس سے دوسرے کے قلب پر تنگی ہو۔ اور ارشاد فرمایا ہے کہ لوگوں کے ساتھ کھانے کیوقت گو پیٹ بھر جاوے مگر جب تک کہ دوسرے لوگ فارغ نہ ہو جاویں ہاتھ نہ کھینچے کیونکہ اس سے دوسرا کھانے والا شرما کر ہاتھ کھینچ لیتا ہے اور شاید اس کو ابھی کھانے کی حاجت باقی ہو[4]۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ایسا کام نہ کرے جس سے دوسرا آدمی شرما جاوے بعضے آدمی طبعی طور پر مجمع میں کسی چیز کے لینے سے شرماتے ہیں اور اُن کو گرانی ہوتی ہے یا اُن سے مجمع میں کوئی چیز مانگی جاوے تو انکار و عذر کرنے سے شرماتے ہیں گو پہلی صورت میں لینے کو جی چاہتا ہو اور دوسری صورت میں دینے کو جی نہ چاہتا ہو ایسے شخص کو مجمع میں نہ دے نہ مجمع میں اس سے مانگے۔ اور حدیث میں وارد ہے کہ ایک بار حضرت جابرؓ در دولت پر حاضر ہوئے اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ آپ نے پوچھا کون ہے انہوں نے عرض کیا میں ہوں آپنے ناگواری سے فرمایا میں ہوں میں ہوں[5]۔ اس سے معلوم ہوا کہ بات صاف کہے کہ جس کو دوسرا سمجھ سکے۔ ایسی گول بات کہنا جس کے سمجھنے میں تکلیف ہو۔ اُلجھن میں ڈالنا ہے اور حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ تعالے عنہم کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کوئی شخص محبوب نہ تھا مگر آپ کو دیکھ کر اس لئے کھڑے نہ ہوتے تھے کہ جانتے تھے کہ آپ کو ناگوار ہوتا ہے[6]۔ اس سے مفہوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی خاص ادب و تعظیم یا کوئی خاص خدمت کسی کے مزاج کے خلاف ہو

[1] متفق علیہ ۱۲ [2] متفق علیہ ۱۲ [3] متفق علیہ ۱۲ [4] رواہ ابن ماجہ ۱۲ [5] متفق علیہ ۱۲ [6] ترمذی ۱۲

اُس کے ساتھ وہ معاملہ نہ کرے گو اپنی خواہش ہو مگر دوسرے کی خواہش کو اُس پر مقدم رکھے۔ بعضے لوگ جو بعض خدمات میں اصرار کرتے ہیں بزرگوں کو تکلیف دیتے ہیں اور ارشاد ہے کہ (ایسے) دو شخصوں کے درمیان میں جو قصداً پاس پاس بیٹھے ہوں، جا کر بیٹھنا حلال نہیں بدون اُن کے اذن[۵۲] کے۔ اس سے ظاہر ہے کہ کوئی ایسی بات کرنا جس سے دوسروں کو کدورت ہو نہ چاہئے۔ اور حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جب چھینک آتی تو اپنا مونہہ ہاتھ یا کپڑے سے ڈھانپ لیتے اور آواز کو پست فرماتے[۵۳]۔ اس سے معلوم ہوا کہ اپنے جلیس کی اتنی رعایت کرے کہ اس کو سخت آواز سے بھی اذیت و وحشت نہ ہو۔ اور حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ہم جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے تو جو شخص جس جگہ پہونچ جاتا وہاں ہی بیٹھ جاتا[۵۴]۔ یعنی لوگوں کو چیر پھاڑ کر آگے نہ بڑھتا۔ اس سے بھی مجلس کا ادب ثابت ہوتا ہے کہ اُن کو اتنی ایذا بھی نہ پہونچاوے۔ اور حضرت ابن عباسؓ سے موقوفاً[۵۵] اور حضرت انسؓ سے مرفوعاً[۵۶] اور حضرت سعید بن المسیب سے مرسلاً[۵۷] مروی ہے کہ عیادت میں بیمار کے پاس زیادہ نہ بیٹھے۔ تھوڑا بیٹھ کر جلدی اُٹھ کھڑا ہو۔ اس حدیث میں کس قدر دقیق رعایت ہے۔ اس امر کی کہ کسی کی ادنےٰ گرانی کا سبب بھی نہ بنے۔ کیونکہ بعض اوقات کسی کے بیٹھنے سے مریض کو کروٹ بدلنے میں یا پاؤں پھیلانے میں یا بات چیت کرنے میں ایک گونہ تکلف ہوتا ہے البتہ جس کے بیٹھنے سے اس کو راحت ہو وہ اس سے مستثنےٰ ہے اور حضرت ابن عباسؓ نے غسل جمعہ کے ضروری ہونے کی یہی علت[۵۸] بیان فرمائی ہے کہ ابتداء اسلام میں اکثر لوگ غریب مزدوری پیشہ تھے۔ میلے کپڑوں میں پسینہ نکلنے سے بدبو پھیلتی اس لئے غسل واجب کیا گیا تھا پھر بعد میں یہ وجوب منسوخ ہوگیا۔ اس سے بھی معلوم ہوا کہ اس کی کوشش واجب ہے کہ کسی کو کسی سے معمولی اذیت بھی نہ پہنچے اور سنن نسائی[۵۹]

---

[۵۲] و [۵۳] ترمذی [۵۳] ابوداؤد [۵۴] رزین [۵۵] و [۵۶] بیہقی [۵۷] ابوداؤد [۵۸] اور جن احادیث کے حوالے متن میں نہیں ہیں وہ سب مشکوٰۃ و تعلیم الدین سے نقل کی ہیں ۱۲ منہ

میں حضرت عائشہؓ کے مروی ہے کہ شب برات کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم بستر پر سے آہستہ اُوٹھے اور اس خیال سے کہ حضرت عائشہؓ سوتی ہونگی بے چین نہ ہوں آہستہ نعل مبارک پہنے اور آہستہ سے کواڑ کھولے اور آہستہ سے باہر تشریف لے گئے اور آہستہ سے کواڑ بند کئے۔ اس میں سونے والے کی کس قدر رعایت ہے کہ ایسی آواز یا کھڑکا بھی نہ کیا جائے جس سے سونے والا دفعۃً جاگ اُٹھے اور پریشان ہو اور صحیح مسلم میں حضرت مقدادؓ بن اسود سے ایک طویل قصہ میں مروی ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان تھے اور آپ ہی کے ہاں مقیم تھے بعد عشاء آکر لیٹ رہتے۔ حضور اقدسؐ دیر میں تشریف لاتے تو (چونکہ مہمانوں کے سونے اور جاگنے دونوں کا احتمال ہوتا تھا اس لئے) سلام (تو) کرتے کہ شاید جاگتے ہوں اور ایسا آہستہ سلام کرتے کہ اگر جاگتے ہوں تو سُن لیں اور اگر سوتے ہوں تو آنکھ نہ کھلے اس سے بھی وہی اہتمام معلوم ہوا جو اس سے پہلی حدیث میں معلوم ہوا تھا۔ اور بکثرت حدیثیں اس باب کی موجود ہیں۔ روایات فقہیہ میں ایسے شخص کو جو طعام وغیرہ یا درس یا اوراد میں مشغول ہو سلام نکرنا مصرح ہے۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ بلا ضرورت کسی مشغول شغل ضروری کے قلب کو منتشر اور دوجانب کرنا شرعاً ناپسند ہے اسی طرح گندہ دہنی کے مرض میں جو شخص مبتلا ہو اس کو مسجد میں نہ آنے دینا بھی فقہاء نے نقل کیا ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ لوگوں کی اذیت کے اسباب کا انسداد نہایت ضروری ہے ان دلائل میں مجموعی طور پر نظر کرنے سے بدلالت واضحہ معلوم ہوتا ہے کہ شریعت نے نہایت درجہ پر اس کا خاص طور سے اہتمام کیا ہے کہ کسی شخص کی کوئی حرکت کوئی حالت دوسرے شخص کے لئے ادنیٰ درجہ میں بھی کسی قسم کی تکلیف و اذیت یا ثقل و گرانی یا ضیق و تنگی یا تکدر یا انقباض یا کراہت و ناگواری یا تشویش و پریشانی یا توحش یا خلجان کا سبب و موجب نہ ہو اور شارع علیہ السلام نے صرف قولی اور اپنے فعل ہی سے اس کے اہتمام کرنے پر اکتفا نہیں فرمایا بلکہ خدام کے

قلت اعتناء کے موقع پر اُن کو ان آداب کے عمل کرنے پر بھی مجبور فرمایا اور اُن سے
کام لے کر بھی بتلایا ہے۔ چنانچہ ایک صحابی ایک ہدیہ لے کر آپ کی خدمت میں
بدوں سلام و بدوں استیذان داخل ہوگئے آپ نے فرمایا باہر واپس جاؤ اور
السلام علیکم کیا میں حاضر ہوں کہہ کر پھر آؤ۔ اور فی الحقیقت حسن اخلاق مع الناس
کا راس و اساس یہی ایک امر ہے کہ کسی کو کسی سے ایذاء و کلفت نہ پہونچے جس کو
حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت جامع الفاظ میں ارشاد فرمایا ہے۔ المسلم
من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ۔ رواہ البخاری۔ اور جس امر سے اذیت ہو گو وہ صورۃً
خدمت مالی یا جانی ہو یا ادب و تعظیم ہو جو عرف میں حسن خلق سمجھا جاتا ہے مگر اس حالت
میں وہ سب سوء خلق میں داخل ہے کیونکہ راحت کہ جان خلق ہے مقدم ہے
خدمت پر کہ پوست خلق ہے اور قشر بلا لب کا بیکار ہونا ظاہر ہے اور گو شعائر ہونے
کے مرتبہ میں باب معاشرۃ موخر ہے باب عقائد و عبادات فریضہ سے لیکن
اس اعتبار سے (کہ عقائد و عبادات کے اختلال سے اپنا ہی ضرر ہے۔ اور
معاشرت کے اختلال سے دوسروں کا ضرر ہے اور دوسروں کو ضرر پہونچانا
اشد ہے اپنے نفس کو ضرر پہونچانے سے) اس درجہ میں اس کو اُن دونوں پر
تقدم ہے۔ آخر کوئی بات تو ہے جس کے سبب اللہ تعالیٰ نے سورۂ فرقان
میں الذین یمشون علی الارض ھوناً واذا خاطبھم الجاھلون قالوا سلاماً۔ کو کہ دال ہے
حسن معاشرت پر ذکر میں مقدم فرمایا صلوٰۃ و خشیت و اعتدال فی الانفاق و توحید پر
جو کہ باب طاعات مفروضہ و عقائد سے ہیں اور یہ تقدم علی الفرائض تو محض بعض
وجوہ سے ہے لیکن نفل عبادت پر اس کا تقدم من کل الوجوہ ہے چنانچہ حدیث
میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو دو عورتوں کا ذکر کیا گیا ایک تو نماز
و روزہ کثرت سے کرتی تھی (یعنی نوافل کیونکہ کثرت انہی میں ہو سکتی ہے) مگر اپنے
ہمسایوں کو ایذاء پہونچاتی تھی اور دوسری زیادہ نماز و روزہ نہ کرتی تھی (یعنی

علہ ترمذی و ابوداؤد ۱۲

صرف ضروریات پر اکتفا کرتی تھی، مگر ہمسایوں کو ایذا نہ دیتی تھی۔ آپ نے پہلی کو دوزخی اور دوسری کو جنتی فرمایا اور باب معاملات سے گو اس حیثیت مذکورہ سے یہہ مقدم نہیں کیونکہ اُس کے اخلال سے بھی دوسروں کو ضرر پہونچتا ہے مگر ایک دوسری حیثیت سے یہ اُس سے بھی اہم ہے وہ یہ کہ گو عوام نہ سہی مگر خواص باب معاملات کو داخل دین سمجھتے ہیں اور باب معاشرت کو بجز اخص الخواص کے بہت خواص بھی داخل دین نہیں سمجھتے اور جو بعض سمجھتے بھی ہیں مگر معاملات کے برابر اس کو مہتم بالشان اعتقاد نہیں کرتے اور اسی وجہ سے عملاً بھی اس کا اعتنا کم کرتے ہیں اور اخلاق باطنی کی اصلاح عبادات مفروضہ کے حکم میں ہے۔ جو حیثیت تقدم معاشرت علی العبادات کے اوپر مذکور ہو چکی ہے وہ یہاں بھی جاری ہے غرض اس جزو یعنی باب معاشرت کا سب اجزاء دین سے مقدم و مہتم بالشان ہونا کسی سے من وجہٍ اور کسی سے من کل وجہٍ ثابت ہو گیا۔ مگر باوجود اس کے عوام کا تو بکثرت اور خواص میں سے بھی بعض کا اس کی طرف خود عملاً بھی التفات کم ہے اور جو کسی نے خود عمل بھی کیا مگر دوسروں کو خواہ وہ اجانب (اجنبی) ہوں یا اپنے متعلقین ہوں روک ٹوک یا تعلیم و اصلاح کرنا تو مفقود محض ہے اس وجہ سے مدت سے اس کی ضرورت محسوس ہوتی تھی کہ کچھ ضروری آدابِ معاشرت جن کا اکثر اوقات موقع اور اتفاق پڑتا ہے تحریراً ضبط کر دئے جائیں اور گو یہ احقر مدتوں سے اپنے متعلقین کو ایسے مواقع پر زبانی احتساب کرتا رہتا ہے گو اس میں میری اتنی خطا ضرور ہے کہ بعض وقت مزاج میں حدت (تیزی) پیدا ہوتی ہے۔ اللہ تعالےٰ معاف کرے اصلاح فرما دے اور اکثر وعظ میں بھی ایسے امور کی تعلیم و تبلیغ کرتا ہوں مگر حسب قول مشہور العلم صیدٌ والکتابۃ قیدٌ جو بات تحریر میں ہے تقریر میں کہاں۔ اس لئے تحریر ہی کرنے کی ضرورت معلوم ہوتی تھی مگر اتفاق سے دیر ہی ہو گئی۔ خدا تعالےٰ کے علم میں اس کا یہی وقت مقدر تھا الحمد للہ کہ اب اس کی نوبت آئی میں ہر تعلیم کے لئے لفظ ادب کو سُرخی قرار دونگا اور کیفما اتفق جو بات یاد آویگی یا پیش آویگی بلا کسی خاص ترتیب کے لکھتا چلا جاؤنگا اگر یہ رسالہ بچوں کو بلکہ

بڑوں کو بھی پڑھا دیا جاوے تو انشاء اللہ تعالیٰ دنیا ہی میں لطف جنت کا نصیب ہونے لگے گا جیسا کہا گیا ہے ؎

بہشت آنجا کہ آزارے نباشد — کسے را با کسے کارے نباشد

واللہ ولی التوفیق وھو خیر رفیق

ادب ۱ - جب کسی کے پاس ملنے یا کچھ کہنے جاؤ اور اس کو کسی شغل کی وجہ سے فرصت نہ ہو۔ مثلاً قرآن کی تلاوت کر رہا ہے یا وظیفہ پڑھ رہا ہے یا قصداً مقام خلوت میں بیٹھا ہوا کچھ لکھ رہا ہے یا سونے کیلئے آمادہ ہے یا قرائن سے اور کوئی ایسی حالت معلوم ہو جس سے غالباً اس شخص کی طرف متوجہ ہونے سے اس کا حرج ہوگا یا اس کو گرانی و پریشانی ہوگی ایسے وقت میں اس سے کلام و سلام مت کرو بلکہ یا تو چلے جاؤ اور اگر بہت ہی ضرورت کی بات ہو تو مخاطب سے پہلے پوچھ لے کہ میں کچھ کہنا چاہتا ہوں پھر اجازت کے بعد کہدے اس سے تنگی نہیں ہوتی اور یا فرصت کا انتظار کرو۔ جب اس کو فارغ دیکھو بول لو۔

ادب ۲ - جب کسی کے انتظار میں بیٹھا ہوا ایسے موقع پر اور اس طور سے مت بیٹھو کہ اس شخص کو یہ معلوم ہو جاوے کہ تم اس کا انتظار کر رہے ہو اس سے خواہ مخواہ اس کا دل مشوش ہو جاتا ہے اور اس کی یکسوئی میں خلل پڑتا ہے بلکہ اس سے دور اور نگاہ سے پوشیدہ ہو کر بیٹھو۔

ادب ۳ - مصافحہ ایسے وقت مت کرو کہ دوسرے کے ہاتھ ایسے شغل میں رکے ہوں کہ ہاتھ خالی کرنے میں اس کو خلجان ہوگا بلکہ صرف سلام پر کفایت کرو اور اسی طرح مشغولی کے وقت میں بیٹھنے کے لئے منتظر اجازت کے مت رہو بلکہ خود بیٹھ جاؤ۔

ادب ۴ - بعضے آدمی صاف بات نہیں کہتے۔ تکلف کے کنایات کے استعمال کو ادب سمجھتے ہیں۔ اس سے بعض اوقات مخاطب کچھ نہیں سمجھتا یا غلط سمجھتا ہے جس سے فی الحال یا فی المآل پریشانی ہوتی ہے بات بہت واضح کہنا چاہیے۔

ادب ۵ - بعضے آدمی بلا ضرورت دوسرے شخص کی پشت کے پیچھے بیٹھ جاتے ہیں اس سے دل الجھتا ہے یا پشت کے پیچھے نماز کی نیت باندھ لیتے ہیں۔ سو اگر وہ اپنی جگہ سے اٹھنا چاہے تو پیچھے نماز پڑھنے والے کی وجہ سے اٹھ نہیں سکتا اور مجبوس

ہوجاتا ہے اور اس سے تنگی ہوتی ہے۔

ادب ۶ - بعضے آدمی مسجد میں ایسی جگہ نیت باندھتے ہیں کہ گذرنے والوں کا رستہ بند ہو جاتا ہے مثلاً در کے سامنے یا دیوار یا دیوار شرقی سے بالکل ملکر کہ نہ پشت کی طرف سے نکلنے کی گنجائش رہے اور نہ سامنے سے بوجہ گناہ کے گذر سکے سو ایسا نہ کرے بلکہ دیوار قبلہ کے قریب ایک گوشہ میں نماز پڑھے۔

ادب ۷ - کسی کے پاس جاؤ تو سلام سے یا کلام سے یا روبرو بیٹھنے سے غرض کسی طرح سے اس کو اپنے آنیکی خبر کردو اور بدوں اطلاع کے آڑ میں ایسی جگہ مت بیٹھو کہ اس کو تمہارے آنے کی خبر نہ ہو۔ کیونکہ شاید وہ کوئی ایسی بات کرنا چاہے جس پر تم کو مطلع نکرنا چاہے تو بدوں اس کی رضا کے اس کے راز پر مطلع ہونا بُری بات ہے بلکہ اگر کسی بات کے وقت یہ احتمال ہو کہ تمہاری بے خبری کے گمان میں وہ بات ہو رہی ہے تو تم فوراً وہاں سے جدا ہو جاؤ یا اگر تمکو سوتا سمجھ کر ایسی بات کرنے لگے تو فوراً اپنا بیدار ہونا ظاہر کردو البتہ اگر تمہارے یا کسی اور مسلمان کی ضرر رسانی کی کوئی بات ہوتی ہو تو اس کو ہر طرح سن لینا درست ہے تاکہ حفاظت ضرر سے ممکن ہو۔

ادب ۸ - کسی ایسے شخص سے کوئی چیز مت مانگو کہ تم کو قرائن سے یقین ہو کہ وہ باوجود گرانی کے بھی انکار نہ کرسکیگا اگرچہ یہ مانگنا بطور رعایت یا قرض ہی کے ہو۔ البتہ اگر یقین ہو کہ اس کو گرانی ہی نہ ہوگی یا اگر گرانی ہوئی تو یہ آزادی سے عذر کردیگا تو مضائقہ نہیں اور یہی تفصیل ہے کسی کام بتلانے میں کوئی فرمائش کرنے میں کسی سے کسی کی سفارش کرنے میں اس میں آجکل بہت ہی تساہل ہے۔

ادب ۹ - اگر کسی بزرگ کا جوتہ اٹھانا چاہو تو جس وقت وہ پاؤں سے نکال رہے ہوں اسوقت ہاتھ میں مت لو کہ اس سے بعض اوقات دوسرا آدمی گر پڑتا ہے

ادب ۱۰ - بعض اوقات بعض خدمت دوسرے سے لینا پسند نہیں ہوتا سو ایسی خدمت پر اصرار نہ کرنا چاہئے کہ خود مخدوم کو تکلیف ہوتی ہے اور یہ بات اس مخدوم کی صریح ممانعت یا قرائن سے معلوم ہو جاتی ہے۔

ادب ۱۱۔ کسی کے پاس بیٹھنا ہو تو نہ اس قدر مل کر بیٹھو کہ اُس کا دل گھبراوے اور نہ اس قدر فاصلہ سے بیٹھو کہ بات چیت کرنے میں تکلف ہو۔

ادب ۱۲۔ مشغول آدمی کے پاس بیٹھ کر اس کو مت تکو کہ اس سے دل بٹتا ہے اور دل پر بوجھ معلوم ہوتا ہے بلکہ خود اس کی طرف متوجہ ہو کر بھی مت بیٹھو۔

ادب ۱۳۔ اگر کسی کے ہاں مہمان جاؤ اور تمکو کھانا کھانا منظور نہ ہو خواہ تو اس وجہ سے کہ کھا چکے ہو یا روزہ ہو یا کسی وجہ سے کھانے ہی کا ارادہ نہ ہو تو فوراً جاتے ہی اس کی اطلاع کر دو کہ میں اس وقت کھانا نہ کھاؤں گا ایسا نہ ہو کہ وہ انتظام کرے اور انتظام میں اس کو تعب بھی ہو پھر کھانے کے وقت اس سے یہ اطلاع کرو تو اس کا یہ سب اہتمام وطعام ضائع ہی گیا۔

ادب ۱۴۔ اسی طرح مہمان کو چاہئے کہ کسی کی دعوت بدوں میزبان سے اجازت حاصل کئے ہوئے قبول نہ کرے۔

ادب ۱۵۔ اسی طرح مہمان کو چاہئے کہ جہاں جاوے میزبان سے اطلاع کر دے تاکہ اُس کو کھانے کے وقت تلاش میں پریشانی نہ ہو۔

ادب ۱۶۔ کوئی حاجت لیکر کہیں جاوے تو موقع پاکر فوراً اپنی بات کہدے انتظار نہ کراوے۔ بعضے آدمی پوچھنے پر تو کہدیتے ہیں کہ صرف ملنے آئے ہیں جب وہ بےفکر ہو گیا اور موقع بھی نہ رہا۔ اب کہتے ہیں کہ ہمکو کچھ کہنا ہے تو اس سے بہت اذیت ہوتی ہے۔

ادب ۱۷۔ اسیطرح جب بات کرنا ہو۔ سامنے بیٹھکر بات کرے پشت پر سے بات کرنے سے اُلجھن ہوتی ہے۔

ادب ۱۸۔ کوئی چیز کئی شخصوں کے استعمال میں آتی ہو تو جو شخص اس کو اٹھا کر کام سے بعد فراغ جس جگہ سے اٹھائی تھی وہاں ہی جا رکھدے اس کا بہت اہتمام کرے۔

ادب ۱۹۔ بعض دفعہ کسی ایسے موقع پر جہاں ہر وقت چارپائی نہیں بچھی رہتی سونے یا بیٹھنے کیلئے چارپائی بچھائی جاتی ہو سو جب فارغ ہو جاوے اس جگہ سے اٹھا کر کہیں ایک طرف رکھدے تاکہ کسیکو تکلیف نہ ہو

ادب ۲۰۔ کسیکا خط جبکہ تم مکتوب الیہ نہو مت دیکھو نہ حاضرانہ جیسے بعضے آدمی لکھتے میں دیکھتے جاتے ہیں اور نہ غائبانہ

ادب ۲۱ - اسی طرح کسی کے سامنے کاغذات رکھے ہوں ان کو اٹھا کر مت دیکھو شاید وہ شخص کسی کاغذ کو تم سے پوشیدہ کرنا چاہتا ہے گو وہ چھپا ہوا کیوں نہ ہو کیونکہ بعض دفعہ وہ اس کو پسند نہیں کرتا کہ اس کاغذ کا اس شخص کے پاس ہونا تم کو معلوم ہو۔

ادب ۲۲ - جو شخص کھانے کے لئے جا رہا ہو یا بلایا گیا ہو اس کے ساتھ اس مقام تک مت جاؤ کیونکہ صاحبخانہ شرما کر کھانے کی تواضع کرتا ہے اور دل اندر سے نہیں چاہتا اور بعضے جلدی قبول کر لیتے ہیں تو صاحب خانہ کی بلا رضا کھانا کھایا اور اگر قبول نہ کیا ہو تو صاحب خانہ کی سبکی ہے پھر خود صاحب خانہ کا اول دہلہ میں تردد یہ بھی مستقل ایذا ہے۔

ادب ۲۳ - جب کسی شخص سے کوئی حاجت پیش کرنا ہو جس کو پہلے بھی ذکر کر چکا ہو تو دوبارہ پیش کرنے کے وقت بھی پوری بات کہنا چاہئے۔ قرائن پر یا پہلی یاد کے بھروسہ پر ناتمام بات نہ کہے۔ ممکن ہے کہ مخاطب کو وہ پہلی بات یاد نہ رہی ہو اور غلط سمجھ جاوے یا نہ سمجھنے سے پریشان ہو۔

ادب ۲۴ - بعضے آدمی پیچھے بیٹھ کر کھنکارا کرتے ہیں تاکہ کھنکارنے کی آواز سنکر یہ شخص ہمکو دیکھے اور پھر ہم سے بات کرے سو اس حرکت سے سخت اذیت ہوتی ہے اس سے تو یہی بہتر ہے کہ سامنے آ بیٹھے، ور جو کچھ کہنا ہو کہدے اور مشغول آدمی کے ساتھ یہ بھی جب کرے کہ سخت ضرورت ہو ورنہ بہتر یہی ہے کہ اس کے فارغ ہونے تک ایسی جگہ بیٹھ جاوے کہ اسکو اسکے آنیکی اطلاع بھی نہ ہو ورنہ اس سے بھی اجیانا پریشان ہو جاتا ہے۔ پھر جب یہ فارغ ہو جاوے پاس آ بیٹھے اور جو کچھ کہنا ہو کہہ سن لے۔

ادب ۲۵ - جو آدمی تیزی کے ساتھ جا رہا ہو رستہ میں اس کو مصافحہ کے لئے مت روکو کہ شاید اس کا کوئی حرج ہو اسی طرح ایسے وقت میں اس کو کھڑا کر کے بات مت کرو۔

ادب ۲۶ - بعضے آدمی مجلس میں پہنچکر سب سے الگ الگ مصافحہ کرتے ہیں اگرچہ سب سے تعارف نہ ہو جس میں بہت وقت صرف ہوتا ہے اور فراغ تک تمام مجلس مشغول اور پریشان رہتی ہے مناسب یہ ہے کہ جس کے پاس قصد کر کے آئے ہو اس کے مصافحہ پر کفایت کرو البتہ اگر دوسروں سے بھی تعارف ہو تو مضائقہ نہیں۔

ادب ۲۷ - اگر کہیں جاوے اور صاحب خانہ سے کچھ حاجت یا فرمائش کرنا ہو یا مثلاً کسی بزرگ سے کوئی

تبرک لینا ہو تو ایسے وقت اسکو ظاہر کردو اور درخواست کرو کہ اُس شخص کو اُسکے پورا کرنے کا وقت بھی ملے بعضے آدمی عین رخصت ہونے کے وقت فرمائش کرتے ہیں تو اُس میں صاحبِ خانہ کو بہت تنگی پیش آتی ہے وقت تو محدود ہوتا ہے کیونکہ مہمان جانے پر تیار ہے اور ممکن ہے کہ اس محدود وقت کے اندر اس شخص کو مہلت نہو کسی کام میں مشغول ہو۔ پس نہ تو اس کام کا حرج گوارا ہے نہ اُس درخواست کا رد کرنا گوارا ہے تو اس سے بہت تنگی پیش آتی ہے تو ایسا کام کرنا جس سے دوسرے شخص کو اسقدر تنگی ہو روا نہیں اور تبرک مانگنے میں اسکا بھی لحاظ رکھو کہ وہ چیز اُن بزرگ سے بالکل زائد ہو ورنہ سہل یہ ہو کہ کوئی چیز اپنے پاس سے یہ کہکر ان کو دیدو کہ آپ اسکا استعمال کرکے مجکو دیدیجئے۔

ادب ۲۸۔ بعضے آدمی تھوڑی بات پکار کر کہتے ہیں اور تھوڑی بات بالکل آہستہ کہ یا تو بالکل سنائی ہی ندے یا ناتمام سنائی دے اور دونوں صورتوں میں ممکن ہے کہ سامع کو غلط فہمی یا تردد و اُلجھن ہو اور دونوں کا نتیجہ ناگوار ہے بات کے ہر جزو کو بہت صاف کہنا چاہئے۔

ادب ۲۹۔ بات کو اچھی طرح توجہ سے سننا چاہئے اور اگر کچھ شبہ رہے تو متکلم سے فوراً دوبارہ تحقیق کرنا چاہئے بے سمجھے محض اجتہاد سے عمل نہ کرے بعض اوقات غلط فہمی کے ساتھ عمل کرنے سے متکلم کو اذیت ہوتی ہے۔

ادب ۳۰۔ اگر کوئی اپنا مطاع کوئی کام بتلادے تو اس کو پورا کرکے ضرور اطلاع دینا چاہئے اکثر اوقات وہ انتظار میں رہتا ہے۔

ادب ۳۱۔ کہیں مہمان جاوے تو وہاں کے انتظامات میں مہمان ہونیکی حیثیت سے ہرگز دخل نہ دے البتہ اگر میزبان کوئی خاص انتظام اُسکے سپرد کرے تو اس کے اہتمام کا مضائقہ نہیں۔

ادب ۳۲۔ جب اپنے سے بڑے کیساتھ ہو بدوں اس کی اجازت کے مستقل کوئی کام نہ کرنا چاہئے۔

ادب ۳۳۔ ایک نووارد شخص سے پوچھا گیا کہ تم کب جاؤگے اُسنے جواب دیا جب حکم ہو اسپر تعلیم کی گئی کہ یہ مہمل جواب ہے مجکو کیا خبر کہ تمہاری کیا حالت ہے کیا مصلحت ہے کسقدر گنجائش وقت میں ہے یوں چاہئے کہ جواب میں اپنے ارادہ سے اطلاع دے اور اگر ایسا ہی ادب اطاعت اور تفویض کا غلبہ ہے تو بعد اطلاع ارادہ کے اتنا اور کہدے کہ میرا تو ارادہ اس طرح ہے آگے جسطرح حکم ہو غرض ایسا جواب مت دو کہ پوچھنے والے پر بار پڑے۔

ادب ۳۴ - ایک طالبعلم نے کسی کیلئے تعویذ دردزہ مانگا اسکو تعلیم کیا گیا کہ طالب کو دوسروں کے حوائج دنیویہ پیش نہ کرنا چاہیئے اگر کوئی شخص اس سے ایسی فرمائش کرے تو عذر کر دے کہ مجکو اس سے معاف کرو خلاف ادب ہے۔

ادب ۳۵ - ایک طالب مہمان آئے جو پہلے بھی آئے تھے اور دوسری جگہ ٹھیرے تھے اور اب کی بار یہاں ٹھیرنے کے قصد سے آئے مگر ظاہر نہیں کیا کہ ابکے تمہارے پاس ٹھیرا ہوں اسلئے کھانا نہیں بھیجا گیا بعد میں پوچھنے سے معلوم ہوا کھانا منگایا گیا اور ان کو فہمائش کی کہ ایسی حالت میں از خود ظاہر کر دینا چاہیئے تھا کیونکہ بے کہے کیسے معلوم ہو اور بوجہ اسکے کہ پہلے اور جگہ قیام کیا تھا کیسے احتمال ہو کہ خود ہی پوچھ لیا جاوے۔

ادب ۳۶ - مہمان را با فضولی چہ کار۔ ایک مہمان نے دوسرے مہمان سے کہا تھا کہ کھانا تیار ہے۔

ادب ۳۷ - ایک مہمان صاحب نے میزبان کے خادم سے پانی یہ کہکر مانگا کہ پانی لاؤ۔ فرمایا کہ تحکم کا لہجہ ہرگز نہیں چاہیئے یہ بداخلاقی ہے۔ یوں کہنا چاہیئے۔ تھوڑا پانی دیجئے گا۔

ادب ۳۸ - ہدیہ کے آداب میں یہ ہے کہ اگر کچھ درخواست کرنی ہو تو ہدیہ نہ دے اسمیں مہدی الیہ کو یا تو مجبور ہونا پڑتا ہے یا ذلیل۔ اسیطرح ہدیہ سفر میں بعض اتنی مقداریں دیتے ہیں کہ لیجانا زحمت ہوتا ہے اگر ایسا شوق ہو تو مقام قیام پر پارسل کے ذریعہ سے بھیجدے۔

ادب ۳۹ - ہدیہ، خدمت شیخ پہلی ملاقات میں کرنا سخت بار معلوم ہوتا ہے اگر شوق ہے پہلے بے تکلفی پیدا کرے۔

ادب ۴۰ - اگر مجلس میں کوئی خاص گفتگو ہو رہی ہے تو نئے آنیوالے کو یہ چاہیئے کہ خواہ مخواہ سلام کر کے اپنی طرف متوجہ کر کے سلسلۂ گفتگو میں مزاحم نہ ہو بلکہ چاہیئے کہ چپکے سے نظر بچا کر بیٹھ جاوے پھر موقعہ سے سلام وغیرہ کر سکتا ہے۔

ادب ۴۱ - کھانے پر اصرار تکلف کے ساتھ خلاف مصلحت مہمان نہ چاہیئے۔

ادب ۴۲ - خواہ مخواہ پیٹ کے پیچھے بیٹھنا سخت بار معلوم ہوتا ہے تعظیم کے لئے نشست و برخاست کے موقع پر اکثر باوجود ضرورت اٹھنے سے مانع ہوتا ہے نہیں چاہیئے۔

ادب ۴۳ - جہاں جسکا جوتہ رکھا ہوا اسکو ہٹا کر اپنا جوتہ رکھکر جگہ کر کے مسجد وغیرہ میں نہ جانا چاہیئے جہاں جس کا جوتہ رکھا ہو وہ اسی کا حق ہے وہیں آکر دیکھیگا نہ ملیگا پریشان ہوگا ع بہشت آنجا کہ آزارے نباشد۔

ادب۴۴۔ وظیفہ پڑھتے وقت خاص طور سے قریب بیٹھکر انتظار کرنا قلب کو متعلق کر کے وظیفہ کو مختل کرتا ہے البتہ اپنی جگہ بیٹھا رہے تو کچھ حرج نہیں۔

ادب۴۵۔ بات ہمیشہ صاف اور بے تکلف کہدے۔ تکلف کی تمہید وغیرہ نہ کرے۔

ادب۴۶۔ کسی کے توسط سے بلا ضرورت پیغام نہ پہونچائے جو کچھ کہنا ہو خود بے تکلف کہدے۔

ادب۴۷۔ ہدیہ کے بعد فوراً ہدیہ دینے والے کے سامنے اُس رقم کو چندۂ خیر میں بھی دینا دلشکنی ہے ایسے وقت میں دے کہ اس کو معلوم نہ ہو۔

ادب۴۸۔ ایک دیہاتی کچھ باتیں کر رہا تھا بعض باتیں بے تمیزی کی بھی کرنے لگا ایک شخص نے اہل مجلس میں سے اشارہ سے اُس کو روک دیا۔ اُس شخص کو سختی سے تنبیہ کی کہ تم کو اس کے روکنے کا کیا حق تھا تم لوگوں کو مرعوب کرتے ہو میری مجلس کو فرعون کی مجلس بناتے ہو اگر کہا جاوے کہ یہ بے تمیزی کرتا تھا سو بے تمیزی سے روکنے کے لئے خدا نے مجکو بھی زبان دی ہے تم کیوں دخل دیتے ہو اور اس دیہاتی سے کہا کہ جو کچھ کہنا ہے خوب آزادی سے کہو۔

ادب۴۹۔ اپنے بزرگ کیساتھ اگر ان کے بعض متعلقین کی بھی دعوت کرے تو خود ان سے نہ کہے کہ فلاں کو بھی لیتے آئیے بعض اوقات یاد نہیں رہتا و نیز اپنا کام ان سے اپنا خلاف ادب بھی ہے بلکہ ان سے اجازت لیکر اُس متعلق سے خود کہدے اور اس متعلق کو بھی چاہئے کہ اپنے بزرگ سے پوچھ کر منظور کرے۔

ادب۵۰۔ ایک شخص گلاس میں پانی لاتا تھا کبھی اپنے لئے پڑھواتا تھا کبھی کسی اور کے لئے مگر بدوں پوچھے یہ نہیں بتلاتا تھا کہ اسوقت کس کے لئے پڑھواتا ہوں اُسکو فہمائش کی گئی کہ مجھکو علم غیب نہیں۔ امتیاز کا اور کوئی قرینہ اصطلاحیہ بھی مقرر نہیں کیا گیا تو ہر بار میں استفسار کا بار مجھپر رکھنا یہ بھی خلاف تہذیب ہے گلاس رکھکر از خود کہدیا کرو کہ فلاں شخص کے لئے پڑھوانا ہے۔

ادب۵۱۔ بعض لوگ صرف اتنا کہتے ہیں کہ ایک تعویذ دیدو اور بدوں پوچھے نہیں بتلاتے کہ کس بات کا اس میں بھی تکلیف ہوتی ہے۔

ادب۵۲۔ ایک شخص نے کچھ آٹا لاکر رکھدیا کہ یہ لایا ہوں اور یہ نہیں کہا کہ کس کیواسطے اسکو واپس کردیا اور کہدیا کہ جبتک پیش کرنے کے ساتھ از خود یہ نہ کہوگے کہ میرے واسطے لائے ہو یا مدرسہ کے لئے اسوقت تک نہ لیا جاویگا۔

ادب ۵۳۔ استنجا خانہ کو جاتے ہوئے دیکھا کہ ایک طالب علم وہاں پیشاب کر رہا ہے اس کے فارغ ہونے کے انتظار میں ذرا فاصلہ سے آڑ میں کھڑا ہو گیا جب زیادہ دیر ہو گئی تو سامنے ہو کر دیکھا تو وہ طالب علم صاحب پیشاب سے فارغ ہو کر استنجا خشک کرنے کے لئے بھی وہاں ٹھہرے ہیں اسپران کو فہمائش کی گئی کہ اب اس جگہ کو محبوس کرنیکی کیا ضرورت ہے یہاں سے ہٹکر استنجا خشک کرنا چاہئے تھا۔ بعضے لوگ لحاظ کے سبب اس جگہ کے خالی ہونیکے منتظر رہتے ہیں دوسرے کے ہوتے ہوئے آتے ہوئے شرماتے ہیں۔

ادب ۵۴۔ ایک شخص کو دیکھا کہ استنجا سکھلاتا ہوا ایک عام گذرگاہ پر ٹہل رہا ہے اسپر فہمائش کی کہ حتی الامکان لوگوں کی نظر سے چھپ کر استنجا سکھلانا چاہئے جسقدر بھی دوری ممکن ہو۔

ادب ۵۵۔ کوئی اپنا بزرگ کسی کام کی فرمائش کرے تو اس کو انجام دے کر اطلاع بھی دینا چاہئے تاکہ اس بزرگ کو انتظار سے انتشار نہو۔

ادب ۵۶۔ مجکو مدرسہ کی ایک کتاب کی ضرورت ہوئی جو میرے ایک دوست کے پاس امانت تھی وہ اسوقت موجود نہ تھے میں نے ان کے بیٹھنے کی جگہ اس کی تلاش کرائی نہ ملی خود دیکھنے اٹھا نہ ملی دفعۃً کسی کی نظر پڑی کہ اسی جگہ ایک طالب علم صاحب وہاں ہی بیٹھے تکرار کسی کتاب کا کر رہے ہیں اور اسکے نیچے بطور تکیہ کے وہ مدرسہ کی کتاب رکھ چھوڑی ہے جو ان کی کتاب کے نیچے ہونیکی وجہ سے نظر نہیں آئی دفعۃً وہ پہچانی گئی تب وہ ملی ان طالب علم صاحب کو ملامت کی گئی کہ بلا اطلاع کسی کی چیز کا استعمال کرنا اول تو ناجائز ہے۔ دوسرے اس میں یہ خرابی ہے کہ تمہاری بدولت اتنی دیر تک کئی آدمی پریشان رہے ایسی حرکتیں مت کیا کرو۔

ادب ۵۷۔ پنکھا جھلنے والوں کو کئی امر کی رعایت رکھنے کے لئے کہا گیا اول یہ کہ پہلے پنکھے کو ہاتھ سے یا کپڑے سے خوب جھاڑ لو کیونکہ بعض اوقات پنکھے کے فرش پر پڑے رہنے سے اس میں کچھ گرد و غبار کبھی کوئی باریک سا ریزہ مٹی کا یا چونہ کا یا کنکر کا لگا رہتا ہے اور حرکت دینے سے وہ آنکھ وغیرہ میں جا پڑتا ہے جس سے تکلیف ہوتی ہے۔ دوسرے ہاتھ ایسے انداز سے رکھو کہ نہ تو سر وغیرہ میں لگے اور نہ اسقدر اونچا رہے کہ ہوا ہی نہ لگے اور ایسے زور سے بھی مت جھلو جس سے دوسرا پریشان ہو۔ تیسرے اس کا خیال رکھو کہ کسی پاس بیٹھے ہوئے آدمی کو اس سے ایذا نہ ہو مثلاً پنکھا

اس کے منہ سے اڑا دیا جاوے یا دیوار کی طرح اسکے سامنے وہ بطور آڑ کے ہو جاوے۔ چوتھے جب مخدوم اٹھنے کو ہو تو خیال رکھو کہ پہلے ہی پنکھا ہٹا لو تاکہ لگ نہ جاوے۔ پانچویں اگر کوئی کاغذ وغیرہ نکالنے لگیں تو پنکھا روک لو مشین کی طرح تار نہ باندھ دو۔

ادب ۵۸۔ بعض طبائع پر ایسے شخص سے ہدیہ لینا گراں گذرتا ہے جس کی کوئی حاجت ان سے متعلق ہو مثلاً کوئی دعا کرانا کوئی تعویذ لینا سفارش کرانا مرید ہونا وشل ذلک سو اسکی بہت احتیاط رکھے۔ ہدیہ تو محض محبت سے ہونا چاہئے جس میں کوئی غرض نہ ہو اگر کوئی حاجت ہی ہو تو اس کے ساتھ نہ ملاوے بلکہ جب حاجت پیش کرے تو یہ شبہ نہ ہو کہ وہ ہدیہ اسوسطے دیا تھا اور جب ہدیہ پیش کرے تو یہ شبہ نہ ہو کہ کسی حاجت کے لئے دیا ہے۔

ادب ۵۹۔ ایک صاحب نے میرے لئے قبل از نماز صبح اس خیال سے کہ میں گھر سے آکر وضو کرونگا لوٹا پانی کا بھر کر اور اسپر مسواک رکھکر رکھدیا جب میں مسجد میں آیا اتفاق سے مجھ کو وضو تھا سیدھا مسجد میں چلا گیا مگر مسجد میں پہونچکر اتفاق سے بلا قصد اس لوٹے پر نظر پڑی اپنی مسواک پہچان کر سمجھا کہ یہ لوٹا میرے لئے رکھا گیا ہے میں نے تحقیق کیا کس نے رکھا ہے بہت تفتیش کے بعد رکھنے والے نے خود ظاہر کیا۔ میں نے اسوقت مجملاً اور نماز پڑھ کر مفصلاً ان صاحب کو فہمائش کی کہ دیکھو تم نے محض احتمال پر کہ شاید میں وضو کروں لوٹا بھر کر رکھدیا اور یہ احتمال نہ ہوا کہ شاید وضو ہو چنانچہ وہ تمہارا احتمال واقع میں غلط نکلا اور یہ دوسرا احتمال واقع ہوا تو اس صورت میں اگر اتفاق سے میری نظر لوٹے پہ نہ پڑتی اور رکھنے والے خود بھی غائب تھے تو یہ لوٹا یوں ہی بھرا ہوا رکھا رہتا اور کوئی اسکو نہ برت سکتا۔ اول تو اس کے بھرے ہونے کیوجہ سے کہ یہ قرینہ ہے کہ کسی نے اپنے لئے رکھا ہے اور دوسرے اسپر مسواک رکھے رہنے کے سبب سے کہ یہ تو عادۃً قرینہ قطعیہ ہے دوسروں کو استعمال سے روکنے کا پس جب اس کو کوئی نہیں خرچ کر سکتا تو تم نے ایسی چیز کو بلا ضرورت محبوس کیا جسکے ساتھ نفع عام متعلق ہے جو کہ اس کی وضع ونیت واقف کے خلاف ہے تو یہ کیسے جائز ہو سکتا ہے یہ لوٹہ کے متعلق ہوا اب مسواک رہی سو تم نے بلا ضرورت اسکو محفوظ جگہ سے ہٹا کر ایک غیر محفوظ جگہ میں رکھدیا اور چونکہ اس کا انتظام نہیں کیا گیا کہ رکھنے کے بعد اسکی نگرانی بھی کیجاوے کہ بعد فراغ اسکو پھر پہلی جگہ رکھدیا جاوے کیونکہ لوٹہ پر رکھکر تو تم خود یقین کر لیا گیا کہ فلاں شخص اس کو استعمال بھی کریگا اور

ستعمال کرکے اٹھا کر رکھ بھی دیگا تو اس لئے اسکو ضیاع کے خطرے میں ڈالدیا تمہاری یہہ خدمت اتنے ناجائز امور اور کلفتوں کا سبب ہوئی۔ آئندہ سے کبھی ایسا مت کرو یا تو اجازت لیکر ایسا کرو یا جسوقت دیکھو کہ وضو کے لئے آمادہ ہے اسوقت مضائقہ نہیں ورنہ بقاعدہ خدمت کے بجائے راحت کے اسکو اذیت ہوتی ہے **لطیفہ** یہی حال ہے بدعات کا کہ صورت انکی طاعت کی ہے جیسے یہ صورۃ خدمت تھی مگر اس میں مفاسد مخفی ومضمر ہوتے ہیں جن کو کم فہم نہیں جانتے جیسے اس خدمت میں باریک خرابیاں تھیں جنکو خدمت کرنیوالے نے نہ جانا۔

ادب ۶۰۔ ایک طالب علم نے مدرسہ ہی میں ایک رقعہ میں حاجت کپڑے کی لکھواکر دوسرے طالبعلم کے ہاتھ بھیجا۔ درخواست کنندہ کو بلاکر اسکی وجہ پوچھی گئی اس نے بیان کیا کہ مجھکو کوئی کام نکل آیا تھا اسلیئے دوسرے کے ہاتھ بھیجدیا اسپر فہمائش کی گئی کہ ایک تو اس میں قلت ادب ہے کہ باوجود ہر وقت ایک جگہ رہنے کے محض بسبب ایک کام نکل آنیکے نہ بسبب خجلت وحیاء کے (کہ وہ بھی ایکدرجہ میں عذر ہوتا ہے) خود آکر اطلاع نہیں کی دوسرے کے ہاتھ پیام بھیجا جو کہ مساوات کے درجہ میں ہوتا ہے دوسرے اس میں بے رغبتی کی صورت ہے کہ بیگار سی ٹالدی تیسرے ابھی سے دوسرے سے خدمت لینا ہے ابھی سے مخدومیت سیکھتے ہو اور یہ بھی کہا کہ اس بے تمیزی کی سزا یہ ہو کہ چار روز کے لئے یہ درخواست واپس کرتا ہوں پھر اپنے ہاتھ سے دیا چنانچہ چوتھے روز پھر اپنے ہاتھ سے درخواست دی اور خوشی سے لیلی گئی

ادب ۶۱۔ چند مواقع پر کئی شخصوں کو فہمائش کیگئی کہ بات بہت صاف لفظوں میں کہو کہ سمجھنے میں غلطی نہ ہو۔

ادب ۶۲۔ آجکل کی سفارش جبر واکراہ ہے کہ اپنے اثر سے دوسروں پر زور ڈالتے ہیں جو شرعاً جائز نہیں اگر سفارش کرو تو اسطرح سے کہ مخاطب کی آزادی میں ذرہ برابر خلل نہ پڑے وہ جائز بلکہ ثواب ہے۔

ادب ۶۳۔ اسیطرح کسی کی وجاہت سے کام نکالنا مثلاً کسی بڑے آدمی سے اپنی قرابت ہو اور اس کے کسی معتقد یا اثر ماننے والے کے پاس اپنی کوئی حاجت لیجاوے اور قرائن سے معلوم ہو کہ وہ بطور خاطر اس حاجت میں سعی نہ کریگا بلکہ محض اس بڑے آدمی کے تعلق اور اثر سے کہ بے توجہی میں شاید ناراض نہو جاوے تو اس طرح سے کام نکالنا یا کام کی فرمائش کرنا حرام ہے۔

ادب ۶۴۔ ایک شخص نے تعویذ مانگا اس کو ایک وقت معین پر آنے کو کہدیا وہ دوسرے وقت آیا اور آکر تعویذ مانگا اور کہا کہ مجھکو تم نے بلایا تھا آیا ہوں اور یہ نہیں ظاہر کیا کہ کسوقت بلایا تھا میں نے پوچھا

کہ بھائی کس وقت آنے کو کہا تھا آپ اُنہے وقت تبلایا۔ میں نے کہا کہ اب تو دوسرا وقت ہے۔ جس وقت بلایا تھا اسوقت آنا چاہئے تھا اُس نے کسی کام کا عذر کیا میں نے کہا کہ جس طرح تمکو اُسوقت عذر تھا ہم کو اسوقت عذر ہے۔ آپ کیسے ہو کہ ہر وقت ایک ہی کام کے لئے بیٹھا رہوں اپنا کوئی کام نہ کروں۔

ادب ۶۵۔ ایک طالب علم نے دوسرے طالب علم کے ذریعہ سے ایک مسئلہ دریافت کیا اور خود پوشیدہ سننے کھڑا ہوگیا اتفاقاً میں نے دیکھ لیا پاس بلاکر دھمکا کر سمجھایا کہ چوروں کیطرح چھپکر سننے کے کیا معنی کیا کسی نے یہاں آنیسے منع کیا ہے اور اگر شرم آتی تھی تو اپنے فرستادہ سے جواب پوچھ لیتے چھپکر کسی کی باتیں سننا عیب اور گناہ کی بات ہے کیونکہ ممکن ہے کہ متکلم کوئی ایسی بات کرے جسکو اس شخص سے مخفی کرنا چاہے۔

ادب ۶۶۔ ایک شخص فرشی پنکھا کھینچ رہے تھے میں کسی کام کو اٹھنے لگا تو انہوں نے پنکھے کی رسی اپنی طرف زور سے کھینچ لی تاکہ پنکھا میرے سر میں نہ لگے میں نے کہا کہ ایسا کبھی مت کرو اگر میں پنکھے کی جگہ خالی دیکھ کر اسی جگہ کھڑا ہوجاؤں اور اتفاق سے رسی تمہارے ہاتھ سے چھوٹ جائے یا ٹوٹ جائے تو پنکھا سر میں آکر لگے بلکہ یہ چاہئے کہ رسی بالکل چھوڑدو تاکہ پنکھا اپنی جگہ آکر مستقر ہوجائے پھر اوٹھنے والا خود سنبھل کر اُٹھ جاوے۔

ادب ۶۷۔ مہمان کو چاہئے کہ اگر مرچ کم کھانیکا عادی ہو یا پرہیزی کھانا کھاتا ہو تو پہنچتے ہی میزبان سے اطلاع کردے بعض لوگ جب کھانا دسترخوان پر آجاتا ہے اُسوقت نخرے پھیلاتے ہیں

ادب ۶۸۔ دسترخوان پر بعض اوقات شکر بھی ہوتی ہے اس وقت بعض خادم اس طرح پنکھا جھلتے ہیں کہ شکر برتن میں سے اڑنے لگتی ہے اور بعض اوقات اس برتن سے جب چمچہ میں لیتے ہیں تو چمچہ میں سے اڑنے لگتی ہے سو خادم کو ان باتوں کی تمیز چاہئے۔

ادب ۶۹۔ بھائی کے گھر سے ایک بند خط میرے پاس اپنے کارندہ کے ہاتھ بھیجا گیا تاکہ اس کو ڈاک میں چھوڑوا دیا جائے اور میں ہی اس کی فرمائش کر آیا تھا کیونکہ اس خط کا مجھ سے تعلق تھا راہ میں کارندہ نے دیکھا کہ اسوقت ڈاک لیکر ہرکارہ اسٹیشن جاتا ہے کارندہ صاحب نے یہ خیال کرکے کہ ڈاکخانہ میں جانیسے کل نکلیگا اس ہرکارہ کو دیدیا کہ آج ہی روانہ ہوجاویگا کیونکہ

ہرکارہ ریل کے سبب پوسٹ ماسٹر کو دیدیگا اب میں اسکا منتظر کہ بھائی کے گھروالے میرے پاس خط بھیجیں گے جب وہ خط نہ آیا تو میں نے تحقیق کیا اسوقت یہ سب قصہ معلوم ہوا میں نے کارندہ صاحب کو بلا کر فہمائش کی کہ تم نے امانت میں بلا اذن کیسے تصرف کیا تم کو کیا معلوم کہ میرے پاس بھیجنے میں کیا مصلحت تھی اور تمکو کیا معلوم کہ میں ڈاکخانہ کے ذریعہ سے بھیجنے کو ہرکارہ کے ہاتھ بھیجنے پر کس مصلحت سے ترجیح دیتا تم نے اپنے اجتہاد فاسد سے یہ سب مصلحتیں برباد کیں تم کو دخل دینا کیا ضرور تھا تمہارا کام صرف اسقدر تھا کہ وہ خط میرے پاس پہونچا دیتے کارندہ نے معذرت کی کہ آئندہ ایسا نہ ہوگا۔

ادب۔ ایک طالب علم بازار میں جانیکی اجازت لینے کے لئے آیا اور کھڑا ہوگیا میں کسی بات میں مشغول ہوگیا وہ میرے انتظار فراغ میں کھڑا رہا اور مجھ کو اسکا کھڑا ہونا بوجہ صورت تقاضہ کے بار معلوم ہوا میں نے سمجھایا کہ اس سے طبیعت تنگ ہوتی ہے تمکو چاہئے تھا کہ جب مجھکو مشغول دیکھا تھا بیٹھ جاتے اور جب فارغ دیکھتے گفتگو کرتے۔

ادب۔ ایک مہمان نے بقصد ہدیہ دینے کے دو روپے میرے قلمدان میں رکھدئے اور مجھکو خبر نہیں کی میں نماز عصر کو اٹھا قلمدان تنہا رکھا رہا نماز کے بعد کسی ضرورت سے قلمدان منگایا تو اس میں روپے دیکھے پوچھا گیا تو کسیقدر توقف سے اُن صاحب نے اسکی اطلاع دی میں نے وہ روپے یہ کہکر واپس کردئے کہ جب تم کو ہدیہ دینا نہیں آیا تو ہدیہ دینا ہی کیا ضرور۔ کیا یہی طریقہ ہے دینے کا۔ اوّل تو ہدیہ دیتے ہیں راحت و مسرت پہونچانیکو اور جبکہ اس کی تحقیقات میں اس قدر پریشانی ہوئی تو اس کی غرض ہی فوت ہوگئی دوسرے اگر قلمدان میں سے کوئی لیجاتا جس کی نہ تمکو خبر ہوتی اور نہ مجھکو تو تم تو اس گمان میں رہتے کہ ہم نے دو روپے دئے اور میں اس سے ذرا بھی منتفع نہوتا تو مفت کا احسان ہی میرے سر پر رہتا۔ تیسرے اگر کوئی بھی نہ جاتا اور میرے ہی ہاتھ آتے تب بھی مجھکو یہ کیسے معلوم ہوتا کہ یہ کس نے دئے اور کس کو دئے اور جب نہ معلوم ہوتا تو چند روز امانت رکھنے کا مجھپر بار ہوتا پھر لقطہ کی مد میں صرف کر دیا جاتا۔ یہ ساری مصیبت تکلف کی ہے سیدھی بات تو یہ ہے کہ جس کو دینا ہو اس کے ہاتھ میں سپرد کردے اور اگر مجمع سے لحاظ معلوم ہو تو تنہائی میں دیدے اگر تنہائی میسر نہ ہو تو کہدے کہ مجھ تنہائی میں

کچھ کہوں گا پھر تنہائی ہو دیدے اور مہدی الیہ کو مناسب ہے کہ اُس ہدیہ کو ظاہر کر دے خواہ مہدی کے ہوتے ہوئے خواہ اس کے چلے جانیکے بعد جبکہ اُس کے شرمانے کا احتمال ہو۔

ادب ۲۲ - ایک سفر میں ایک موضع میں لوگوں نے بلایا وہاں سے جب رخصت ہو کر چلنے لگا تو گاؤں والوں نے چاہا کہ تھوڑا تھوڑا سب کچھ جمع کر کے کچھ ہدیہ پیش کریں مجکو اطلاع ہوئی میں نے منع کر دیا کہ ایسی حرکت ہرگز نہ کریں اس میں ایک خرابی تو یہ ہے کہ بعض اوقات تحریک کرنیوالے اس کا لحاظ نہیں کرتے کہ مخاطب طیب خاطر سے دے رہا ہے یا تحریک کے لحاظ سے دوسرے اگر طیب خاطر کی بھی رعایت کر لی تب بھی جو مصلحت ہے ہدیہ میں کہ باہم محبت بڑھے جب یہ ہی پتہ نہ لگا کہ کس نے کیا دیا ہے تو وہ مصلحت مرتب نہ ہوئی۔ تیسرے بعض اوقات کسی عذر سے بعض ہدایا کا قبول کرنا خلاف مصلحت ہوتا ہے اور اس عذر کی تحقیق مہدی ہی سے ہو سکتی ہے سو مجتمع ہدایا میں یہ تنقیح بھی دشوار ہے اس لئے جس کو جو دینا ہو وہ اپنے ہاتھ سے دے یا بلا تحریک بطور خود کسی ایسے معتمد کے ہاتھ بھیجے یا ہدیہ کے ساتھ مہدی کا رقعہ ہو۔

ادب ۲۳ - ایک سفر میں بعض لوگ اپنے مکان پر لیجا کر ہدیہ دینے لگے انکو سمجھا دیا گیا کہ ایسا کرنے سے دیکھنے والے گھر لیجانیکے واسطے اس کو لازم سمجھیں گے تو غربا یا بلا کر تر دد میں پڑینگے یا نہ بلانیکی ان کو حسرت ہوگی جسکو کوئی چیز دینا ہو میری فرودگاہ پر آکر گفتگو کرو تاکہ میری آزادی میں خلل نہ آوے

ادب ۲۴ - ایک شخص سہارنپور سے جمعہ کے روز بارہ بجے دن کی گاڑی میں آئے۔ ایک عزیز نے ان کے ہاتھ کچھ برف بھیجا تھا وہ مدرسہ میں ایسے وقت پہونچے کہ طلبہ جمعہ میں نہ گئے تھے وہ شخص برف ایک طباق میں رکھکر جامع مسجد چلے گئے بعد جمعہ ایک دوست جن سے میں نے وعظ کی درخواست کی تھی وعظ کہنے لگے چونکہ وہ مجھ سے شرماتے تھے میں مدرسہ میں چلا آیا وہ شخص وعظ میں شریک رہے بہت دیر کے بعد مدرسہ میں آئے اور اسوقت وہ برف پیش کیا جو ایک رومال میں لپٹا تھا اول تو یہی بات نامناسب معلوم ہوئی۔ برف کے ساتھ کمبل یا ٹاٹ یا برادہ لاتے مگر یہ فعل دوسرے کا تھا اور ان کے اختیار سے باہر تھا لیکن جو کام ان کے کرنیکا تھا انہوں نے اس میں بھی کوتاہی کی یعنی اول تو آتے ہی برف گھر پہنچاتے اگر کسیوجہ سے ذہن میں نہیں آیا تھا تو بعد نماز فوراً آجاتے اور اگر آنے کو جی نہ چاہتا تھا تو جب میں آنے لگا تھا اسوقت

مجھ سے اسکی اطلاع کردیتے میں اس کو لے لیتا اب دو گھنٹہ کے بعد آکر سپرد کیا جو قریب قریب
کل کے گھل گیا برائے نام تھوڑا باقی رہ گیا۔ مجھکو تمام قصہ معلوم ہوا تو میں نے فہمائش بھی کی اور
چونکہ میری رائے میں باقتضائے خصوصیت انکی طبیعت کے خالی فہمائش ناکافی ہوتی اس لئے
میں نے اسکے لینے سے انکار کردیا تاکہ ان کو ہمیشہ یاد رہے وہ بہت پریشان ہوئے میں نے
کہا تم نے ایک شخص کی امانت ضائع کی اور جب ضائع ہوگئی اب مجھکو دینا چاہتے ہو میں بلا وجہ
احسان لینا نہیں چاہتا اب اس بقیہ کو تم ہی خرچ کرو تم کو یا تو امانت نہ لینا چاہیے تھا اور اگر لی تھی
تو اس کا حق پورا پورا ادا کرنا چاہیے تھا۔

ادب ۔ میں صبح کو حجرہ سے مدرسہ میں آیا اور سہ دری میں آکر بیٹھا اور وہاں ایک عزیز سوتے تھے
میں آہستہ سے بیٹھ گیا۔ ڈاک لیجانے والا دکھلانے کے لئے روانگی کے خطوط لایا میں نے دیکھ کر
لیجانے کے لئے حوالہ کردئے تو اس نے ٹین کے نلکہ میں جو اسی کام کے لئے موضوع ہے زور سے
خط چھوڑے جس سے کھڑکا ہوا اس سے لگ کر بیٹھے میں نے فہمائش کی کہ سوتے ہوئے کی رعایت کرنا چاہیے

ادب ۔ عشا کی نماز کے بعد میں مسجد میں اتفاقاً لیٹ گیا ایک شخص مسافر ناشناسا آکر پاؤں
دبانے لگے مجھکو بار ہوا پوچھا کون ۔ انہوں نے نام اور پتہ بتلایا مگر میں نے نہیں پہچانا میں نے پاؤں دبانے سے
روک دیا اور کہا کہ اول ملاقات کرنا چاہیئے پھر اجازت لیکر خدمت کا مضائقہ نہیں ورنہ خدمت سے
گرانی ہوتی ہے اور اگر مقصود اس سے ملاقات ہی ہے تو ملاقات کا یہ طریقہ نہیں پھر میں نے سمجھا دیا
کہ اب عشا کے بعد آرام کا وقت ہے تم بھی آرام کرو صبح کو ملنا چنانچہ صبح ملے اسوقت پھر اچھی طرح
سمجھا دیا۔

ادب ۔ ایک صاحب نے خط میں بعض مضامین جواب طلب لکھے اور اس میں یہ بھی لکھدیا کہ
پانچ روپیہ کا منی آرڈر بھیجا ہوں اس مضمون کی وجہ سے اس کے انتظار میں اس خط کا جواب نہ گیا
کہ وصول ہونیکے بعد ساتھ ہی ساتھ رسید بھی لکھدیجاوے گی اس میں کئی روز گذر گئے اور معلوم نہیں
کیا سبب روپیہ وصول نہوا اور دوسرے مضامین کے سبب قلب پر تقاضا جواب کا ہوتا تھا کئی روز
یہی کشمکش و انتظار رہا آخر ان کو لکھا گیا کہ یا تو خط میں اس کی اطلاع نہ دینا تھی اور یا اور کچھ جواب طلب
مضامین نہ لکھنے تھے۔

ادب ۷۸ ۔ ایک صاحب اپنے لڑکے کو ساتھ لائے اور ایک مکتب کی شکایت کی کہ اس کے مہتمم نے میرے لڑکے کو نکالدیا بندہ نے نرمی سے سمجھا دیا کہ میرا اس مکتب میں کوئی دخل نہیں کہنے لگے میں نے سنا تھا کہ تم اس کے سرپرست ہو میں نے کہا کہ البتہ وہاں کی تنخواہ میری معرفت دی جاتی ہے باقی انتظامی امور میں میرا کچھ دخل نہیں وہ پھر اس مہتمم کی شکایت کرنے لگے میں نے کہا جس تذکرہ کا کوئی نتیجہ نہ ہو اس سے کیا فائدہ بجز غیبت سنانے کے۔ تھوڑی دیر کے بعد رخصت ہونے لگے اور وداعی مصافحہ کرتے وقت پھر کہا کہ اس مہتمم نے بڑی زیادتی کی کہ میرے لڑکے کو خارج کردیا چونکہ میں مناسب تصریح کے ساتھ اصل حقیقت ظاہر کرکے ان کو اس شکایت سے منع کرچکا تھا ان کی اس مکرر شکایت سے مجھ کو بہت برہمی ہوئی اور میں نے ان سے تیزی کے ساتھ باز پرس کی کہ افسوس باوجود اس تمام تر اہتمام کے پھر وہی بات کی جو طبیعت کے خلاف اور محض بے نتیجہ انہوں نے کچھ تاویلیں کرنا چاہیں مگر سب لغو۔ اسی حالت سے ان کو رخصت کیا۔

ادب ۷۹ ۔ ایک صاحب جو پہلے مل چکے تھے عشا کے بعد جس جگہ میں بیٹھا ہوا کچھ پڑھتا تھا ادھر کو آنے لگے اور ذرا ذرا رک رک کر اور مجھ کو دیکھ دیکھ کر آتے تھے جس سے معلوم ہوتا تھا کہ میرے پاس آنا چاہتے ہیں مگر انتظار اجازت میں رکتے ہیں۔ ایک تو عشا کے بعد کا وقت ملنے ملانے کا نہیں ہوتا خاصکر جو شخص کہ پہلے مل چکا ہو پھر جبکہ معلوم ہو کہ کوئی کام نہیں محض مجلس آرائی و درباداری ہی غرض ہے جیسا کہ اکثروں کی عادت ہے پھر وظیفہ میں دوسری طرف متوجہ ہونا گراں گذرتا ہے بالخصوص بلاضرورت پھر طلب اجازت کی صورت سے تقاضا ہوتا ہے کہ کچھ لو تو یہ سب امور جمع ہوکر ناگواری بڑھی آخر وظیفہ چھوڑ کر کہنا پڑا کہ صاحب یہ وقت پاس بیٹھنے کا نہیں ہے۔ کہنے لگے میں تو پانی پینے جاتا تھا اس پر اور زیادہ ناگواری ہوئی کہ اوپر سے بات بناتے ہیں مگر انہوں نے کہا کہ واقعی میں پانی پینے جاتا تھا۔ میں نے کہا کہ پھر ایسی ہیئت کیوں اختیار کی جس سے پورا شبہہ ہوا دوسری طرف سے اور یہ رکے ہوئے جانا چاہیے تھا۔

ادب ۸۰ ۔ ایک طالب علم مثلاً زید نے مجھ سے اجازت چاہی کہ میں فلاں طالب علم مثلاً عمرو کے ساتھ شام کو جنگل چلا جایا کروں اور اس طالب علم یعنی عمرو کے ساتھ ایک اور طالب علم کم عمر مثلاً بکر پہلے سے باجازت استاد کے جایا کرتا تھا اور زید کا اجتماع بکر کے ساتھ ہم لوگوں کے نزدیک

خلاف مصلحت تھا تو زید کے ذمہ لازم تھا کہ اس کی اجازت مانگنے کے وقت یہ بھی ظاہر کرتا کہ اُسکے ساتھ بکر بھی جاتا ہے تاکہ پورے واقعہ پر نظر کر کے رائے قائم کی جاتی مگر نہیں معلوم قصداً یا لاپرائی سے اس کا اخفا کیا سو اگر مجھکو احتمال نہوتا تو صرف مضمون درخواست میں کسی مانع کے نہونے سے میں ضرور اجازت دیدیتا اور یہ بہت بڑا دھوکا ہوتا مگر اتفاق سے مجھ کو یہ بات معلوم تھی اس لئے مجھکو یاد آگیا اور پوچھا کہ عمرو کے ساتھ کوئی اور بھی جاتا ہے کہا کہ بکر جایا کرتا ہے۔ مینے پوچھا پھر تم نے اس کا ذکر کیوں نہیں کیا کیا دھوکہ دینا چاہتے تھے اور میں نے اس کوتاہی پر سخت ملامت کی اور سمجھایا کہ خبردار جسکو اپنا بڑا اور خیرخواہ سمجھتے ہیں اُسکے ساتھ ایسا معاملہ ہرگز نہ کرنا چاہیئے۔

ادب ۸۱ - ایک طالب علم سے ایک ملازم کی نسبت دریافت کیا کہ کیا کر رہا ہے اُسنے کہا سوتا ہے بعد میں معلوم ہوا کہ اپنی کوٹھڑی میں جاگتا تھا اسپر اس طالب علم کو فہمائش کی کہ اوّل تو محض تخمین پر ایک بات کو تحقیقی سمجھنا یہ غلطی ہے اور اگر خود اس کو غیر تحقیقی سمجھتے تھے تو مخاطب پر اس کے تخمینی ہونے کو ظاہر کرنا چاہیئے تھا یوں کہتے کہ شاید سو رہے ہوں اور یہ بھی علی سبیل التنزل کہا جاتا ہے ورنہ اصل جواب تو یہ تھا کہ معلوم نہیں میں دیکھ کر تبلاؤنگا پھر تحقیق کر کے صحیح جواب دیتے دوسرے اس میں یہ خرابی ہے کہ اگر مجھکو اس کا جاگنا بعد میں معلوم نہ ہوتا اور اسی خیال میں رہتا کہ وہ سوتا ہے تو بعض اوقات بلکہ مجھکو تو بہت اوقات ایسے موقع پر بھی خیال ہوتا ہے کہ سوتے آدمی کو جگانا بے آرام کرنا بدوں ضرورت شدید کے بیرحمی ہے اور اسی خیال سے نہ جگاتا اور ممکن ہے کہ اسوقت اس سے کسی ضروری کام میں حرج ہو جاتا گو وہ ضرورت شدت کے درجہ تک نہ ہوتی مگر اس حرج کو اسلئے گوارا کر لیا جاتا کہ سوتے کو جگانا اس سے زیادہ ناگوار تھا پھر جب بعد میں معلوم ہوتا کہ وہ سوتا نہ تھا اب اس حرج کی ناگواری کا اثر قلب پر ہوتا اور اس راوی پہ غصہ آتا تو یہ تمامتر پریشانیاں بدولت اس کے ہوتیں کہ بلا تحقیق ایک بات کہدی تھی۔ اسکی ہمیشہ احتیاط رکھنی چاہیئے

مرقومہ ایک طالب علم و اصلاح دادۂ مؤلف

ادب ۸۲ - ایک شخص آئے دریافت فرمایا کہ کیسے تشریف لائے کچھ فرماتا ہے جواب میں کہا جی کچھ نہیں ویسے ہی ملاقات کے واسطے حاضر ہوا تھا جب جانے لگے مغرب کے بعد فرض و سنت

سے درمیان میں تعویذ کی فرمائش کی فرمایا ہر کام کے واسطے ایک وقت مقرر اور محل ہوتا ہے یہ وقت
تعویذ کا نہیں جب آپ تشریف لائے تھے تو میں نے استفسار کیا تھا آپ نے فرمایا تھا کہ ویسے ہی
ملاقات کے واسطے آیا ہوں اب اسوقت یہ فرمائش کیسی اسیوقت پوچھنے کے ساتھ ہی آپکو فرمائش
کرنا چاہیے تھا لوگ اسکو ادب سمجھتے ہیں میرے نزدیک یہ بڑی بے ادبی ہے اسکے تو یہ معنی ہیں کہ
دوسرا شخص ہمارا نوکر ہے جس وقت چاہیں فرمائش کریں اسکی تمیز ہونا چاہئے اب آپ ہی ذرا غور سے
کام لیجئے کہ مجھکو اسوقت کتنے کام ہیں ایک تو سنن و نوافل پڑھنا پھر بیٹھے ذاکرین و شاغلین کو کچھ کہنا پھر
انکی سننا مہمانوں کو کھانا کھلانا - افسوس ہے کہ اس زمانہ تو دنیا سے بالکل ادب و تہذیب مرتفع ہوگیا
اب تعویذ کیلئے پھر تشریف لائیے - یاد رکھئے جہاں جائے اول مقصود کا ذکر کردینا چاہئے بالخصوص
پوچھنے پر میں تو ہر شخص سے آنے کے ساتھ ہی دریافت کرلیتا ہوں تاکہ جو کچھ کہنا ہے کہدے اور
اس کا حرج نہو اور نہ میرا حرج ہو اور میں خود اسوجہ سے پوچھ لیتا ہوں کہ اکثر اہل حوائج آتے ہیں
اور بعض اشخاص بوجہ شرم و حیا خود نہیں کہہ سکتے یا مجمع کی وجہ سے پوشیدہ بات کو ظاہر نہیں کرسکتے
پوچھنے سے وہ بتلا دیتے ہیں یا کہدیتے ہیں کہ خلوت میں کہنے کی بات ہے میں جب موقع پاتا ہوں علیحدگی
میں انکو بلا کر سن لیتا ہوں اور جب آدمی کچھ منہ ہی سے نہ بولے تو کیسے خبر ہوسکتی ہے مجھکو علم غیب تو ہے نہیں

ادب - بعد مغرب ایک ذاکر شاغل کو جنکی استدعا پر انکو یہ وقت دیا گیا تھا کچھ تلقین کے واسطے پکارا
کیونکہ ذرا دور تھے ان صاحب نے زبان سے ہاں تک نہیں کیا بلکہ خود اپنی جگہ سے اٹھکر روانہ ہوئے جسکی
اطلاع نہ ہوئی اس لئے دوبارہ اس خیال سے پکارا کہ شاید سنا نہو اتنے میں وہ خود آ گئے استفسار فرمایا
کہ آپنے جواب کیوں نہیں دیا یا جواب کے لائق مجھکو نہیں سمجھا جواب دینے سے داعی کو معلوم ہوجاتا
ہے کہ مدعو نے سن لیا اور جواب نہ دینے میں کلفت ہوتی ہے کہ وہ دوسری مرتبہ پکارے تیسری
دفعہ آواز دے تو دوسرے کو یہ تکلیف محض آپکی لاپروائی اور سستی کی وجہ سے ہوئی کہ آپ سے زبان
نہیں ہلائی گئی اگر آپ ہاں کہدیتے تو کیا مشکل تھا - آجکل علوم کی تعلیم تو ہر جگہ ہے لیکن اخلاق کی
تعلیم مثل عنقا ہے - اب طبیعت پریشان ہوگئی پھر دوسرا وقت آپکو دیا جائیگا - اس میں اس امر کا لحاظ
رکھنا -

ادب - ایک ذاکر نے اثنا تعلیم میں کہ ابھی تقریر ختم بھی نہیں ہوئی تھی - اپنا خواب بیان کرنا شروع

کیا فرمایا یہ کیا حرکت ہے کہ ایک گفتگو ابھی ختم نہیں ہوئی دوسری بات اس میں دخل کردی ؎

سخن را سراست اے خردمند و بن　　میاور سخن در میان سخن،
خداوند تدبیر و فرہنگ و ہوش　　نگوید سخن تا نہ بیند خموش

آپکی دخل دہی کے یہ معنی ہیں کہ مقصود خواب بیان کرنا تھا اور تعلیم و تلقین آپکے نزدیک فضول ہے گویا میرا اتنی دیر تقریر کرنا ضائع گیا آئندہ ایسی حرکت کبھی نہ کرنا اب اٹھو دوسرے وقت تلادیا جاویگا اسوقت تم نے تعلیم کی بیقدری کی ہے۔ تمام ہوا مضمون لکھا ہوا ان طالب علم صاحب کا۔

ادب ۸۵۔ جب کوئی تم سے بات کرے بے توجہی سے نہ سنو کہ متکلم کا دل اس سے افسردہ ہوجاتا ہے خصوص جو تمہاری ہی مصلحت کے لئے کوئی بات کہے یا تمہارے سوال کا جواب دیتا ہو اور بھی خصوص جس کے ساتھ تمکو نیازمندی کا بھی تعلق ہو وہاں بے التفاتی کرنا اور بھی قبیح ہے۔

ادب ۸۶۔ جب سے تم خود اپنی کوئی حاجت دنیوی یا دینی پیش کرو اور وہ اس کے متعلق تم سے کسی بات کی تحقیق کرے تو اسکو گول جواب مت دو اس سے تلبیس کرو جس سے اسکو غلط فہمی یا الجھن و پریشانی ہو یا خواہ مخواہ بار بار پوچھنے میں اسکا وقت ضائع ہو کیونکہ وہ تمہاری غرض کے لئے پوچھ رہا ہے اس کا تو کوئی مطلب نہیں پھر اگر اسکا صاف جواب دینا منظور نہ تھا تو اپنی حاجت پیش نہ کی ہوتی خود ہی تو اسکو اس مضمون کی طرف متوجہ کیا اور پھر اس کو دق کرتے ہو۔

ادب ۸۷۔ گفتگو میں متکلم جس دلیل پر رد یا جس دعوے کے خلاف ثابت کرچکا ہو تمکو ان مقدمات پر کلام کرنا تو مضائقہ نہیں مگر بعینہ اسی دعوے یا دلیل کا اعادہ کرنا اپنے مخاطب کو ایذا پہونچانا ہے اس کا بہت خیال رکھو۔

ادب ۸۸۔ تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ کام کرنیوالے آدمی کے پاس بلاضرورت بیکار آدمی کا بیٹھنا اُسکے قلب کو مشغول و مشوش کرتا ہے خاصکر جب اس کے پاس بیٹھ کر اُسکو تکتا بھی رہے اسکا بہت لحاظ رکھنا چاہئے

ادب ۸۹۔ بالاخانہ کے بعض پرنالے لب سڑک خاص برسات کے پانی کے لئے ہوتے ہیں دوسرے اوقات میں ان میں پانی چھوڑنا راہگیروں کو تکلیف دینا ہے گو کوئی تمہارے لحاظ سے نہ بولے مگر تم کو بھی تو خیال لحاظ رکھنا چاہئے۔

ادب ۹۰۔ ایک مقام سے ایک لفافہ پچاس روپیہ کا بیمہ آیا چونکہ بدوں لفافہ کھولے ہوئے معلوم

نہ ہوسکتا تھا کہ کس غرض سے یہ رقم آئی ہے اور ممکن ہے دینے والے کے کوئی ایسی غرض معلوم ہوتی
جسکو میں پورا نہ کرسکتا اور اس لئے وہ رقم واپس کرنا پڑتی یا اس غرض میں کوئی ابہام ہوتا جس کی
مکرر تحقیق کی حاجت ہوتی اور اس کی تحقیق تک اس رقم کو بلا ضرورت امانت رکھنا پڑتا اور واپسی میں
بلا ضرورت مجھکو پھر صرف کا بار اٹھانا پڑتا کیونکہ بعض اوقات ایسا ہو چکا ہے کہ بلا استفسار میرے
بلانیکے لئے خرچ بھیجا اور میں نہ جاسکا یا کوئی مضمون مبہم یا نیم مبہم مگر جس کا کوئی جزو قابل تحقیق تھا
لکھا اور یہاں سے استفسار کرنا پڑا اور جواب میں دوسری جانب سے دیر ہوئی تو میں اب ان کی
محتاجی ہوگئی اور جس شخص کو مشاغل زیادہ ہوں اس کو ان امور سے کوفت ہوتی ہے اسلئے میں نے وہ
لفافہ بیمہ واپس کردیا جس شخص کی حالت مجھ جیسی ہو اس کے ساتھ لزوماً اور دوسروں کیساتھ استحباناً
ایسے موقع پر یہ طریقہ برتنا چاہئے کہ اول اطلاع یا استفسار کرکے اجازت حاصل کرلیں تب بھیجیں یا منی آرڈر
کے کوپن میں صاف لکھدیں تاکہ مرسل الیہ کو معلوم تو ہوجاوے پھر خواہ وصول کرے یا واپس کردے۔

ادب ۹۱۔ جلال آباد میں ایک مکتب کے مدرس مریض ہوگئے مہتمم مکتب نے مجھ سے درخواست کی کہ دو
چار روز کے لئے کسی شخص کو تعلیم کے کام کیواسطے بھیجدیا جاوے میں نے اس خیال سے کہ میرے کہنے سے
کوئی مجبور نہ ہو ان ہی سے کہا کہ یہاں کے رہنے والوں سے پوچھ لیا جاوے جو آزادی کے ساتھ راضی
ہو میری طرف سے اجازت ہے انہوں نے ایک ذاکر کو راضی کیا اور اس ذاکر نے یہ شرط لگائی کہ فلاں
شخص سے یعنی مجھ سے پوچھکر آجاؤنگا وہ مہتمم تو چلے گئے آپ اگلے دن مجھ سے آکر اپنا عذر بیان
کرتے ہیں کہ میں نہیں جاسکتا۔ میں نے یہ کہا کہ یہ عذر ان مہتمم سے کہنا چاہئے تھا ان سے تو بشرط
میری اجازت کے وعدہ کرلیا اب نہ جانے میں وہ اپنے دل میں کہیں گے کہ وہ تو آنے پر رضامند تھے
فلاں شخص نے منع کردیا ہوگا تو تم مجھ پر الزام رکھنا چاہتے ہو یہ کیسی ناشائستہ حرکت ہے اب
تم جلال آباد جاؤ کہ فلاں شخص نے مجھکو اجازت دیدی تھی مگر مجھکو فلاں عذر ہے میں نہیں رہ سکتا چنانچہ
میں نے انکو بھیجا۔ یہ نصیحت عام ہے خود سرخرو ہونا اور دوسرے کو متہم کرنا نہایت ہی مہمل بات ہے۔

ادب ۹۲۔ ایک واقعہ ایک دوسرے شخص کا یہ ہوا کہ انکو ایک اور شخص سے بھی کچھ کہنا تھا اور آنے
سے یہ بھی مقصود تھا۔ انہوں نے جانا چاہا تھا مگر خود ناواقف تھے اور وہ آدمی اسوقت ملتا بھی نہیں
اس لئے انکو مشورہ دیا گیا کہ شام کو ملنا گو اس میں کوئی خلجان پیش نہیں آیا لیکن اور بعض مہمانوں کو

ایسا قصہ پیش آیا کہ اُن ہی دوسرے کام میں چلے گئے اور دیر ہو گئی یہاں کھانے میں انتظار کی تکلیف ہوئی پھر گھر والے دیر تک کھانا لئے بیٹھے رہے تب اُن میں حرج بھی ہوا دل تنگ بھی ہوا اسلئے مناسب یہ ہے کہ جہاں طالب ہو تابع بنکر جاوے دوسرے تو ابع نہ لیجاوے بعض اوقات غیر مقصود قصوں میں ضروری مقصود کی رعایت فوت ہو جاتی ہے اور ضرر ہوتا ہے۔

ادب ۹۳ - اس شخص کا ایک اور قصہ ہوا کہ عشا کے بعد آپ کہنے لگے کہ میں ایک جگہ سے رضائی اوڑھنے کے لئے لے آؤں تب اُن سے کہا گیا کہ اسوقت مدرسہ کا دروازہ بند ہو جاتا ہے تم پکار کر سب کو بے آرام کرو گے اور ان کو کپڑا دیا گیا اور اسپر افسوس ہوا کہ یہ دن میں کیا سوتے تھے۔ یہ کام جب ضروری کرنا تھا تو سویرے سے کر کے فارغ ہونا لازم تھا۔

ادب ۹۴ - اس میں کچھ آداب ہدیہ کے مختصراً لکھتا ہوں جنکا لحاظ نہ رکھنے سے ہدیہ کا لطف اور اصلی غرض یعنی ازدیاد محبت فوت ہو جاتی ہے۔ نمبر ا جس کو ہدیہ دے پوشیدہ دے آگے اسکو مناسب ہے کہ ظاہر کر دے۔ اب اکثر قصہ ہے کہ دینے والا اظہار کی اور لینے والا اخفا کی کوشش کرتا ہے۔ نمبر ۲- اگر ہدیہ غیر نقد ہو تو حتی الامکان مہدی الیہ کی رغبت کی تحقیق کرے ایسی چیز دے جو اس کو مرغوب ہو۔ نمبر ۳- ہدیہ دیکر یا ہدیہ سے پہلے اپنی کوئی غرض پیش نہ کرے کہ مہدی الیہ کو شبہ خود غرضی کا ہوتا ہے۔ نمبر ۴ مقدار ہدیہ کی اتنی زیادہ نہ ہو کہ مہدی الیہ کی طبیعت پر بار ہو اور کم جتنا چاہے ہو مضائقہ نہیں اہل نظر کی نظر مقدار پر نہیں ہوتی خلوص پر ہوتی ہے اور زیادہ ہونیکی صورت میں واپسی کا احتمال ہے۔ نمبر ۵- اگر مہدی الیہ کسی مصلحت سے واپس کرنے لگے تو وجہ واپسی تحقیق کر کے آئندہ اس کا خیال رکھے لیکن اسوقت اصرار نہ کرے البتہ جو وجہ بنار واپسی کی ہے اگر وہ وجہ واقعی نہ ہو تو اس کے عدم وقوع کی اطلاع فوراً کرنا بھی مضائقہ نہیں بلکہ مستحسن ہے۔ نمبر ۶- جبتک مہدی الیہ پر اپنا خلوص ثابت نہ کر دے ہدیہ پیش نہ کرے۔ نمبر ۷ حتی الامکان ریلوے پارسل کے ذریعہ ہدیہ نہ بھیجے کہ مہدی الیہ کو کئی طرح کا اس میں تعب ہوتا ہے۔

ادب ۹۵ - اس میں کچھ آداب خط و کتابت کے لکھتا ہوں۔ نمبر ا- خط کی عبارت اور مضمون اور خط بہت صاف ہو۔ نمبر ۲- ہر خط میں اپنا پورا پتہ لکھنا ضروری ہے مکتوب الیہ کے ذمہ

نہیں ہے کہ اس کو حفظ یاد رکھا کرے۔ نمبر۳۔ اگر کسی خط میں پہلے خط کے کسی مضمون کا حوالہ دینا ہو تو پہلا خط بھی اس مضمون پر نشان بنا کر ہمراہ بھیجے تاکہ سوچنے میں تعب نہ ہو اور بعض اوقات یاد ہی نہیں آتا۔ نمبر۴۔ ایک خط میں اتنے سوالات نہ بھرے کہ مجیب پر بار ہو۔ چار پانچ سوال بھی بہت ہیں۔ بقیہ بعد جواب آجانے کے پھر بھیجدے۔ نمبر۵۔ کثیر المشاغل مکتوب الیہ کو پیام و سلام پہونچانے سے معاف رکھے اسیطرح اپنے معظم کو بھی ایسی تکلیف نہ دے خود ان لوگوں کو براہ راست جو لکھنا ہو لکھدے اور جو کام مکتوب الیہ کے لئے مناسب نہ ہو اس کی فرمائش لکھنا تو اور بھی بے تمیزی ہے۔ نمبر۶۔ اپنے مطلب کے لئے بیرنگ خط نہ بھیجے نمبر۷۔ بیرنگ جواب بھی نہ منگاوے۔ بعض اوقات یہ محصول ڈاک الیہ کو نہیں ملتا اور وہ اس خط کو واپس کر دیتا ہے تو بلا ضرورت مجیب پر یہ تاوان پڑتا ہے۔ نمبر۸۔ اپنے معظم کو جوابی رجسٹری خط بھیجنا خلاف تہذیب ہے۔ جوابی رجسٹری حفاظت میں تو غیر جوابی رجسٹری کے برابر ہوتی ہے پھر اتنی بات اس میں زیادہ ہے کہ مکتوب الیہ لیکر انکار نہیں کر سکتا سو ظاہر ہے کہ اپنے معظم کو بھیجنا گویا اس کے یہ معنی ہیں کہ اُسپر بھی جھوٹ بولنے کا شبہ کیا جاتا ہے سو کتنی بڑی بے ادبی ہے۔ یہ قریب سو آداب کے ہیں اور اسی قسم کے آداب معاشرت کسی قدر بہشتی زیور کے دسویں حصہ میں لکھدئے ہیں ان کو بھی ملاحظہ فرمالیا جاوے جن میں سے بعضے عنقریب ذیل میں بھی مذکور ہیں اور خلاصہ ان تمامتر آداب کا یہ ہے کہ اپنے کسی قول یا فعل یا حال سے دوسرے کی طبیعت پر کوئی بار یا پریشانی یا تنگی نہ ڈالے بس یہی خلاصہ ہے حسن اخلاق کا جو شخص اس قاعدہ کو مستحضر کر لیگا وہ زیادہ تفصیل سے مستغنی ہو جاوے گا اسی لئے اس فہرست کو بڑھایا نہیں گیا۔ البتہ اس قاعدہ کے لحاظ کے ساتھ اتنا کام اور کرنا پڑے گا کہ ہر قول و فعل کے قبل ذرا سوچنا ہوگا کہ ہماری یہ حرکت موجب ایذا تو نہ ہو گی۔ پھر غلطی بہت کم ہو گی اور چند روز کے بعد خود طبیعت میں صحیح مذاق ایسا پیدا ہو جاوے گا کہ پھر سوچنا بھی نہ پڑے گا یہ سب اُمور مثل طبعی کے ہو جاویں گے۔

بعضے آداب بہشتی زیور سے

ادب ۹۶ - اگر کسی سے ملنے جاؤ تو وہاں اتنا مت بیٹھو یا اس سے اتنی دیر باتیں مت کرو کہ وہ تنگ ہو جاوے یا اس کے کسی کام میں حرج ہونے لگے۔

ادب ۹۷ - جب تم سے کوئی کسی کام کو کہے تو اس کو سنکر ہاں یا نہیں ضرور زبان سے کچھ کہدیا کرو کہ کہنے والے کا دل ایک طرف ہو جاوے نہیں تو ایسا نہ ہو کہ کہنے والا تو سمجھے کہ اُس نے سُن لیا ہے اور تم نے سنا نہ ہو یا وہ سمجھے کہ تم یہ کام کردوگے اور تم کو کرنا منظور نہ ہو تو ناحق دوسرا آدمی بھروسہ میں رہا۔

ادب ۹۸ - کسی کے گھر میں مہمان جاؤ تو اس سے کسی چیز کی فرمائش مت کرو بعضی دفعہ چیز تو ہوتی ہے بے حقیقت مگر وقت کی بات ہے گھر والا اس کو پوری نہیں کرسکتا۔ ناحق اس کو شرمندگی ہوگی۔

ادب ۹۹ - جہاں اور آدمی بیٹھے ہوں وہاں بیٹھکر تھوکو مت۔ ناک مت صاف کرو اگر ضرورت ہو تو ایک کنارے جاکر فراغت کر آؤ۔

ادب ۱۰۰ - کھانا کھانے میں ایسی چیزوں کا نام مت لو جس سے سننے والوں کو گھن پیدا ہو۔ بعضے نازک مزاجوں کو بہت تکلیف ہوتی ہے۔

ادب ۱۰۱ - بیمار کے سامنے یا اس کے گھر والوں کے سامنے ایسی باتیں مت کرو جس سے زندگی کی ناامیدی پائی جائے ناحق دل ٹوٹے گا بلکہ تسلی کی باتیں کرو کہ انشاء اللہ تعالیٰ سب دُکھ جاتا رہیگا۔

ادب ۱۰۲ - اگر کسی کی پوشیدہ بات کرنی ہو اور وہ بھی اس جگہ موجود ہو تو آنکھ سے یا ہاتھ سے اُدھر اشارہ مت کرو ناحق اس کو شبہ ہوگا اور یہ جب ہے کہ اس بات کا کرنا شرع سے درست بھی ہو اور اگر درست نہو تو ایسی بات ہی کرنا گناہ ہے۔

ادب ۱۰۳ - بدن اور کپڑے میں بدبو پیدا ہونے نہ دو اگر دھوبی کے گھر سے دُھلے ہوئے کپڑے نہوں تو بدن ہی کے کپڑوں کو دھو ڈالو۔ نہا ڈالو۔

ادب ۱۰۴ - آدمیوں کے بیٹھے ہوئے جھاڑو مت دلواؤ۔
ادب ۱۰۵ مہمان کو چاہیئے کہ اگر پیٹ بھر جاوے تو تھوڑا سالن روٹی دسترخوان میں ضرور چھوڑ دے تاکہ گھر والوں کو یہ شبہ نہو کہ مہمان کو کھانا کم ہو گیا اس سے وہ شرمندہ ہوتے ہیں۔
ادب ۱۰۶ - راہ میں چارپائی یا پیڑھی یا اور کوئی برتن اینٹ پتھر وغیرہ مت ڈالو۔
ادب ۱۰۷ - بچوں کو ہنسی میں اچھالو مت اور کسی کھڑکی وغیرہ سے بھی مت لٹکاؤ شاید گر پڑیں۔
ادب ۱۰۸ - پردہ کی جگہ کسی کے پھوڑا پھنسی ہو تو اس سے مت پوچھو کہ کہاں ہے
ادب ۱۰۹ - گٹھلی چھلکا کسی آدمی کے اوپر سے مت پھینکو۔
ادب ۱۱۰ - کسی کو کوئی چیز ہاتھ میں دینا ہو تو دور سے مت پھینکو کہ وہ ہاتھ میں لے لیگا۔
ادب ۱۱۱ جس سے بے تکلفی نہ ہو اس سے ملاقات کے وقت اسکے گھر کا حال مت پوچھو۔
ادب ۱۱۲ - کسی کے غم یا پریشانی یا کسی بیماری کی کوئی خبر سنو تو قبل پختہ تحقیق کے کسی سے نہ کہو خصوص اس کے عزیزوں سے۔
ادب ۱۱۳ - دسترخوان پر سالن کی ضرورت ہو تو کھانے والے کے سامنے سے مت اٹھاؤ دوسرے برتن میں لے آؤ۔
ادب ۱۱۴ - لڑکوں کے سامنے کوئی بے شرمی کی بات مت کہو۔

تمام ہوئے بعضے آداب بہشتی زیور کے

اور یہاں تک اکثر آداب وہ ہیں جن کا برابر والوں یا اکابر کے ساتھ لحاظ رکھنا ضروری ہے۔ اب دو چار آداب ایسے بھی بتلاتا ہوں جن کا لحاظ بڑوں کو چھوٹوں کے ساتھ رکھنا مناسب یا واجب ہے۔
ادب ۱۱۵ - بڑوں کو بھی بہت نازک مزاج نہ ہونا چاہیئے کہ بات بات پر بگڑا کریں۔ بات بات پر جھنکا کریں۔ یہ یقینی بات ہے کہ جیسے دوسرے تم سے بے تمیزی کرتے ہیں۔ تم اگر اپنے سے بڑوں کیساتھ رہو تو تم سے بھی بہت سی بے تمیزیاں ہوا کریں یہ سمجھ کر کچھ تسامح بھی کیا کرو اور ایک بار دو بار نرمی سے سمجھا دو جب اس سے کام نہ چلے تو مخاطب کی مصلحت کی نیت سے

تندی و درشتی کا بھی مضائقہ نہیں۔ اگر تم نے بالکل تحمل نہ کیا تو صبر کی فضیلت سے ہمیشہ محروم رہے اور جب خدا تعالیٰ نے تم کو بڑا بنایا ہے تو ہر طرح کے لوگ تمہاری طرف رجوع کریں گے انمیں مختلف طبائع مختلف عقول کے لوگ ہوتے ہیں ایک ہی تاریخ میں سب یکساں کیسے ہو جاویں گے۔ یہ حدیث قابل یاد رکھنے کے ہے۔ المؤمن الذی یخالط الناس ویصبر علے اذاھم خیر من الذی لا یخالط الناس ولا یصبر علے اذاھم۔

ادب ۱۱۶۔ جس شخص کی نسبت تم کو قرائن سے متیقن یا مظنون ہو کہ تمہارے کہنے کو ہرگز نہ ٹالیگا تو اس سے کسی ایسی چیز کی فرمائش نہ کرو جو شرعاً واجب نہیں۔

ادب ۱۱۷۔ اگر بلا فرمائش کے کوئی تمہاری مالی یا بدنی خدمت کرے تب بھی اس کا لحاظ رکھو کہ اس کی راحت یا مصلحت میں خلل نہ پڑے یعنی اس کو زیادہ مت جاگنے دو اس کی گنجائش سے زیادہ اُسکا ہدیہ مت لو اگر وہ تمہاری دعوت کرے بہت سے کھانے مت پکانے دو ہمراہی میں بہت سے آدمیوں کی دعوت مت کرنے دو۔

ادب ۱۱۸۔ اگر کسی شخص پر قصداً ناخوش ہونا پڑے یا اتفاقاً ایسا ہو جاوے تو دوسرے وقت اس کا دل خوش کر دو اور اگر تم سے واقعی زیادتی ہو گئی ہے تو بے تکلف اس سے معذرت کرکے اپنی زیادتی کی معافی مانگ لو۔ عار مت کرو۔ قیامت میں وہ اور تم برابر ہو گے۔

ادب ۱۱۹۔ اگر گفتگو میں کسی کی بے تمیزی پر زیادہ تغیر مزاج میں ہونے لگے تو بہتر ہے کہ بلا واسطہ اس سے گفتگو مت کرو۔ کسی اور مزاج شناس سلیقہ شعار کو بلا کر اس کے واسطہ سے گفتگو کرو تاکہ تمہارا تغیر دوسرے پر اور اس کی بے تمیزی تم پر اثر نہ کرے۔

ادب ۱۲۰ [عٰ۵]۔ اپنے کسی خادم یا متعلق کو اپنا ایسا مقرب مت بناؤ کہ دوسرے لوگ اُس سے دبنے لگیں یا وہ دبانے لگے اسی طرح اگر وہ لوگوں کی روایات و حکایات تم سے کہنے لگے منع کر دو ورنہ لوگ اس سے خائف ہو جائیں گے اور تم لوگوں سے بدگمان ہو جاؤ گے اسیطرح اگر وہ کسی کا پیام یا سفارش تمہارے پاس لاوے سختی سے منع کر دو تاکہ لوگ اسکو واسطہ سمجھ کر اس کی خوشامد نہ کرنے لگیں اس کو نذرانے نہ دینے لگیں یا وہ لوگوں سے فرمائش نہ کرنے لگے

عٰ۵ یہی عدد اغلاط عوام کا ہے ۱۲ منہ

خلاصہ یہ ہے کہ تمام لوگوں کا تعلق براہ راست اپنے سے رکھو کسی شخص کو واسطہ مت بناؤ۔ ہاں اپنی خدمت کے لئے ایک آدھ شخص خاص کر لو مضائقہ نہیں مگر اس کو لوگوں کے معاملات میں ذرہ برابر دخل نہ دو۔ اسی طرح مہمانوں کا قصہ کسی پر مت چھوڑو۔ خود سب کی دیکھ بھال کرو گو اس میں تم کو تعب زیادہ ہوگا مگر دوسروں کو تو راحت و سہولت رہیگی اور بڑے تو تعب کے لئے ہوا ہی کرتے ہیں۔ خوب کہا گیا ہے ؎

آں روز کہ مہ شدی نمی دانستی　　　کانگشت نمائے عالمے خواہد شد

اب ان آداب و قواعد کو ایک بقاعدگی کے قاعدہ پر ختم کرتا ہوں وہ یہ کہ ان میں بعض آداب تو عام ہیں۔ ہر حالت اور ہر شخص کے لئے۔ اور بعضے آداب وہ ہیں جن سے بے تکلف مخدوم یا بے تکلف خادم مستثنیٰ بھی ہیں۔ چونکہ اس درجہ کی بے تکلفی تک پہونچ جانیکا ادراک وجدانی و ذوقی ہے اس لئے ایسے آداب کی تعیین بھی وجدان و ذوق پر چھوڑتا ہوں اور رسالہ کو اس شعر پر جو کہ ادب تکلف اور ادب بے تکلفی دونوں کے لئے جامع ہے تمام کرتا ہوں ؎

طرق العشق کلہا اداب　　　ادبوا النفس ایہا الاصحاب

وبہ تم ختامہ وہی مختام رسالۃ اغلاط العوام بفصل قدر اکثر من ساعۃ واقل من ساعتین وہو ثامن المحرم سنۃ ۱۳۳۲ھ فی تھانہ بھون

؎ اما للاول فبان یقال فی معناہ ان طرق العشق منحصرۃ فی الادب فمن لا ادب لہ لا عشق لہ واما للثانی فبان یقال فی معناہ ان ما ہو من طرق العشق کلہا ادب فما کان عشقا فہو ادب وان کان خلاف الادب فی الظاہر وتطبیق المصرع الثانی علی المعنیین غیر خفی ۱۲ منہ

تمت

الحمد للہ کہ رسالہ آداب المعاشرۃ مصنفہ حکیم الامۃ حضرت مولانا اشرف علی صاحب مدظلہ العالی باہتمام احقر الزمان محمد عثمان تاجر کتب مالک کتب خانہ اشرفیہ دریبہ کلاں دہلی طبع ہوا